According to ALP smart syllabus

ISLAMIYAT (compulsory)

9TH CLASS

BISMILLAH PAK FORCES

COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY (chiniot)

Arranged from Online Notes & websites

☆ کثیرالانتخابی سوالات

1۔ قرآن کے مطابق آج ہم نے تمہارے لیے مکمل کر دیا:

(a) قرآن کو (b) دین کو (c) حدیث کو (d) آیات کو

2 اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے:

دنیا کا والدین کا دوسرے دین کا ایمان کا

3 قرآن کی نقول مختلف شہروں میں بھجوائیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ b) حضرت علی رضی اللہ عنہ

c) حضرت عمر رضی اللہ عنہ d حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

4 تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب:

زبور المسلم القرآن البخاری

5 حدیث کے مطابق تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے جو:

پہلی کتابوں میں ہے رسم ورواج میں ہے

میں لایا ہوں d اولیاء اللہ نے فرمایا ہے

6 حدیث کے مطابق افضل عمل ہے:

لا الہ الا اللہ الحمدللہ سبحان اللہ ماشاء اللہ

7 اَعِدُّوْا کا مطلب ہے:

بھاگ جاؤ جھک جاؤ مدد کرو تیار کرو

8 سورۃ انفال کے مطابق شیطان نے کافروں سے کہا کہ میں تمہارا ہوں:

رفیق فوجی مقابل دشمن

9 کافر لوگ ہانکے جائیں گے:

جنت کی طرف دوزخ کی طرف میدان جنگ کی طرف مکے کی طرف

10۔ سورۃ انفال کے مطابق اس وقت کو یاد کرو جب تم مکہ میں:

کثیر تھے غریب تھے قلیل تھے امیر تھے

11 حدیث کے مطابق جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ:

ہم میں سے نہیں مومن نہیں مسلمان نہیں متقی نہیں

12 اُولُوالْاَرْحَامِ کے معنی ہیں:

ماں کے رشتہ دار باپ کے رشتہ دار خون کے رشتہ دار جگری دوست

13۔ مالِ غنیمت میں اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ ہے:

(a) سارا (b) پانچواں (c) تیسرا (d) نصف

14 یُرِیْدَ کا مطلب ہے:

چاہتا ہے رد کرتا ہے کہتا ہے جانتا ہے

15 اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں کہا، "اے نبی ﷺ مسلمانوں کو ترغیب دو:

زکوٰۃ کی نماز کی اچھے اعمال کی جہاد کی

16 جنت کی پھلواریاں ہیں:

نعت کی مجلسیں علم کی مجلسیں خاندانی مجلسیں نماز کی مجلسیں

17 قرآن پاک کی پہلی وحی شروع ہوتی ہے:

اقرا الم الناس الحمد للہ

18 اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور ضائع نہ کرو:

وقت دولت وسائل اعمال

19 قرآن پاک تقریباً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سال میں نازل ہوا۔

21 23 20 24

20 نفرت کو محبت میں بدلا جا سکتا ہے:

دولت سے تلوار سے حسن اخلاق سے اختیار سے

21 ناجائز کام میں ساتھ نہ دیں اپنی:

دوستوں کا بھائیوں کا قوم کا دشمن کا

22 حضور ﷺ کی اطاعت کے بغیر اعمال:

فائدہ دیتے ہیں ضائع ہو جاتے ہیں زیادہ ہو جاتے ہیں قابل قبول نہیں

23 ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو۔ یہ عبارت ہے:

قرآنی آیت b) حدیث شریف

c) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول d اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا قول

24 مصارفِ زکوٰۃ میں ابن السبیل سے مراد ہے:

قیدی غریب مسافر قرض دار

25 مجاہد لوگ مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں:

مسلمانوں سے اہل مکہ سے حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ سے

26۔ سورۃ انفال میں ذکر ہے غزوہ:

(a) تبوک (b) خیبر (c) اُحد (d) بدر

27 سورۃ انفال کے مطابق سو مسلمان کتنے کافروں پر غالب ہوتے ہیں؟

100 300 500 1000

28 حدیث کے مطابق جہنم کا ایندھن ہوں گے:

رشوت دینے والا رشوت لینے والا یہ دونوں ان میں سے کوئی نہیں

29 اشرف المخلوقات ہے:

جن فرشتہ شیر انسان

30 تَصۡدِیَۃٌ کا معنی ہے:

سیٹیاں تالیاں باجے ساز

31 اے نبی ﷺ آپ کے لئے کافی ہے:

جبرائیل علیہ السلام عزرائیلعلیہ السلام اللہ تعالیٰ صحابہ کرام

32 اٰوَیٰ کے معنی ہیں:

دولت دی پناہ دی مدد دی جائیداد دی

33 اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر لوگ ہیں:

جاہل مالدار غریب کافر

34 زکوٰۃ کے مصارف ہیں:

5 8 3 10

35 زکوٰۃ بہترین ذریعہ ہے:

سماجی بہبود کا سیاسی بہبود کا

c) اخلاقی بہبود کا d بے روزگاروں کی بہبود کا

36 انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:

فرشتہ علم بردار خلیفہ نگہبان

37 پہلی وحی میں آیات کی تعداد ہے:

3 4 5 6

38 رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں ہیں:

جنتی جہنمی بھٹکے ہوئے کافر

39۔ اَلنُّعَاسُ کا معنی ہے:

(a) اونگھ (b) موت (c) خوف (d) خوشی

40 "شَرِّدْ" سے مراد ہے:

جگادو سُلادو بٹھادو بھگادو

41 "اَسْرٰی" کا معنی ہے:

جلدباز چور قیدی نیک

42 اَلْاَنْفَالُ" کا مطلب ہے:

دولت مالِ غنیمت رزق حلال اولاد

43 مسجد الحرام کے متولی ہیں:

قریش پرہیز گار مہاجرین بنوہاشم

44 وہ مسلمان جو میدانِ جنگ میں لڑائی سے منہ پھیر لے گا اُس کا ٹھکانہ ہے:

دوزخ جنت قبرستان گھر

45 پرہیز گار مومن کے اللہ مٹادے گا:

دوزخ گناہ انعامات عقیدہ

46 سورۃ الانفال میں رکوع کی تعداد ہے:

5 6 8 10

47 سورۃ الانفال کے مطابق خسارہ پانے والے ہیں:

بزدل ناپاک چور ڈاکو

48 بلاشبہ اللہ تعالیٰ ساتھ ہے:

صبر کرنے والوں کے b) سوچنے والوں کے

c) مزدوری کرنے والوں کے d سالاروں کے

49 سورۃ الانفال کی آیات ہیں:

74 75 76 77

50 دَابِرَ" کے معنی ہیں:

شاخ تنا جڑ گچھا

51 غَرَّ" کا مطلب ہے:

خبط میں ڈالا قید میں ڈالا دھوکہ دیا مٹادیا

52۔ اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی ترغیب دیجئے۔

(a) نماز (b) زکوۃ (c) حج (d) جہاد

53 "رمیت" کا مطلب ہے:

تونے پھینکا | تونے کھایا | تونے پیا | تونے توڑا

54 اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کی۔

1000 | 2000 | 3000 | 5000

55 "یوم الفرقان" کہا گیا ہے:

غزوۂ احزاب کا دن | غزوۂ اُحد کا دن | غزوۂ تبوک کا دن | غزوۂ بدر کا دن

56 "مُکَآءً" کے معنی ہیں:

رونا | سیٹی بجانا | تالیاں بجانا | مسکرانا

57 عَذَابَ الْحَرِيْقِ" کا معنی ہے:

عذاب پتھر | عذاب پانی | عذاب آتش | عذاب ہوا

58 عِشْرُوْنَ" کا معنی ہے:

10 | 20 | 100 | 200

59 کٰرِهُوْنَ" کے معنی ہیں:

وہ ناگواری محسوس کرتے ہیں | b) وہ خوش ہوتے ہیں

c) وہ ہانکے جاتے ہیں | d وہ ڈرتے ہیں

60 اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایمان والوں کے ڈر جاتے ہیں:

آنکھیں | کان | دل | پھیپھڑے

61 سورۃ الاحزاب کے مطابق، اے ایمان والو! تم بھی نبی کریم ﷺ پر بھیجا کرو:

صرف صلوٰۃ | صرف سلام | درود اور سلام | دُعا

62 جَنَحُوْا" کا معنی ہے:

وہ مائل ہوئے | تم مائل ہوئے | وہ مائل ہوا | میں مائل ہوا

63 غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ کفار کے توڑ دیں:

بازو | گردن | پور پور | پاؤں

64 سورۃ الانفال میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو فتنہ کہا گیا ہے۔

دولت | عورت | دنیا | اولاد اور دولت

65۔ حضور ﷺ نے کس ہتھیار سے دشمن کو زیر کیا؟

(a) تلوار (b) نیزہ (c) خنجر (d) حسن اخلاق

66 کامل ایمان والا وہ ہے جو:

پڑھا لکھا ہو | اچھے اخلاق والا ہو | پرہیز گار ہو | مسلمان ہو

67 ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کس جانور کی مثال ہے؟

اونٹ | بیل | گھوڑا | دنبہ

68 حدیث کی رُو سے جہنم کا ایندھن ہے:

رشوت دینے والا | رشوت لینے والا | a اور b دونوں | ان میں سے کوئی نہیں

69 اَفْضَلُ الدُّعَا ہے:

استغفار | دعائے قنوت | دعائے جنازہ | صبر

70 انسان کو چاہیے کہ دوسروں کی خطاؤں اور غلطیوں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرے۔

بحث | موازنہ | بغض | درگزر

71 قرآن مجید انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق کرتا ہے:

عبادات | بیان | رہنمائی | حفاظت

72 حدیث مبارکہ میں تکمیل ایمان کے اصول بیان کیے گئے ہیں:

دو | تین | چار | پانچ

73 اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی جائے۔

حفاظت | اطاعت | نگہبانی | عبادت

74 محبت اور بغض رکھنا چاہیے:

اللہ کے لئے | b) رسول ﷺ کے لئے

c) صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے | d اُمت مسلمہ کے لئے

75 "اَلرَّاشِیُ" کا لفظی مطلب ہے:

رشوت لینے والا | رشوت دینے والا | قرض دہندہ | مالک

76 رشوت کا چلن عام ہوتا ہے جب ختم ہو جائے:

عدل وانصاف | تعلیم | نیکی | رہنمائی

77 علم کے معنی ہیں:

(a) عدل کرنا (b) محبت کرنا (c) جاننا (d) احسان کرنا

78۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں:

معلم بنا کر طالب علم بنا کر انسان بنا کر فرشتہ بنا کر

79 کس خلیفہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا؟

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (b حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(c حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ d حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ

80 زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں:

پاک ہونا نشوونما پانا بڑھنا یہ تمام

81 "رِجَالٌ" کے معنی ہیں:

مرد عورتیں بچے جوان

82 انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:

علم بردار فرشتہ خلیفہ نگہبان

83 علم کی طلب ہے:

عبادت امانت دیانت صداقت

84 سابقہ انبیاء پر نازل شدہ کتابیں نہیں رہیں:

تبدیل شدہ محفوظ تحریف شدہ لکھی ہوئیں

85 اللہ کے بندوں میں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

جاہل اہل علم غریب امیر

86 مُھَیْمِنٌ کا معنی ہے:

مہربان نگہبان ایمان لانے والے تبلیغ کرنے والے

87 قرآن مجید کتاب ہے:

پہلی آخری دوسری تیسری

88 قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں نے جنوں نے انسانوں نے

89 سماجی فلاح و بہبود کا سب سے اچھا ذریعہ ہے:

نماز اخلاق زکوٰۃ تعلیم

90 زکوٰۃ دیتے وقت پہلے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا خیال رکھا جائے۔

(a) غریب (b) فقیر (c) معذور (d) قریبی رشتہ دار

91۔ اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو سربلندی عطا فرمائے گا بذریعہ:

دیانت داری صداقت شرافت قرآن

92 حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے نہیں ہیں:

بھائی باپ بداندیش غلام

93 اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کی درخواست کرتا ہوں، جو دے:

نفع شہرت دولت عزت

94 مال سے زکوٰۃ دینے کی شرح ہے:

ڈھائی فیصد ساڑھے تین فیصد ساڑھے چار فیصد ساڑھے پانچ فیصد

95 انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو کرے:

تسلیم درخواست پسند خوش

96 اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے بھیجے:

والدین اساتذہ انبیاء کرام فرشتے

97 کوئی آیت نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ ___________ کو بلوا کر لکھوا دیتے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم b) کاتب وحی

c) مہاجرین d انصار

98 نبی اکرم ﷺ کی آمد سے تصور اُبھرا:

توحید کا رسالت کا آخرت کا بین الاقوامیت کا

99 انسان کی عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے:

علم تقویٰ دولت طاقت

100۔ قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت سے نیکیاں ملتی ہیں:

سات آٹھ نو دس

101 خَاتَمَ النَّبِيِّنَ والی آیت کس سورۃ میں ہے؟

الاحزاب البقرہ النور الفاتحہ

102 اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو تسلیم کیا جائے:

دل سے دماغ سے خوشی سے محبت سے

103 زکوٰۃ فرض ہے:

ہر صاحب نصاب مسلمان پر ہر مسلمان پر

(c) ہر شہری پر (d) ہر غریب پر

104۔ انسان محبت کرے تو صرف:

a) اللہ تعالیٰ کے لیے (b) وطن کے لیے c) فائدے کے لیے (d) دولت کے لیے

105 اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا جن کو دیا گیا:

مال حسن وجمال اقتدار علم

106 جن لوگوں نے ہجرت کی اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی ایک دوسرے کے ہیں:

قیدی رشتہ دار رفیق دشمن

107 شیطان نے کافروں کو آراستہ کرکے دکھائے ان کے:

مکان باغات سامان اعمال

108 مجاہد لوگ رسول اللہ ﷺ سے۔۔۔۔۔۔کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔

مالِ غنیمت بخشش عبادت عقل

109 حدیث کی رُو سے دِلوں کی زندگی ہے:

مال طاقت علم سیر

110 مومنوں کے لیے مال اور اولاد ہیں:

طاقت کمزوری مصیبت فتنہ

111 اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور:

اساتذہ کی والدین کی رسول اللہ ﷺ کی دوستوں کی

112 اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کیا:

یہودیت عیسائیت اسلام ستارہ پرستی

113 جہنم ٹھکانا ہے:

اچھا بُرا مناسب آرام دہ

114 زکوۃ کے مصارف میں شامل نہیں ہے:

فقرا یتیم مساکین مقروض

115 جنگ کے دوران کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو اُن سے نہ پھیرنا:

چہرہ گردن پیٹھ پہلو

116 محسن انسانیت ہیں:

رسول اللہ ﷺ والدین علما اساتذہ

117 اپنی قوم کا ساتھ نہ دیں۔۔۔۔۔۔۔کام میں۔

(a) ناجائز (b) اچھے (c) جائز (d) ہر

118۔ ایک ہزار صبر کرنے والے مسلمان غالب ہوں گے:

دو ہزار پر تین ہزار پر چار ہزار پر پانچ ہزار پر

119 آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو جاؤ گے۔

بزدل بہادر سچے امانت دار

120 گود سے قبر تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔حاصل کرو۔

دولت جائیداد مکان علم

121 مالِ غنیمت کے اصل حق دار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

مسافر غربا

c) یتیم d اللہ اور اس کا رسول ﷺ

122 تمہارے مال اور اولاد۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

دولت عظمت آزمائش دشمن

123 استغفار کرنا بہترین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

روزی شہرت دولت دُعا

124 "غارمین" کا معنی ہے:

ضرورت مند قرض دار غلام مسافر

125 غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل کیا تا کہ مسلمان ہو جائیں:

پاک بہادر نڈر چست

126 میں (نبی کریم ﷺ) بنا کر بھیجا گیا ہوں:

مجاہد تاجر راہنما معلّم

127 تکمیل ایمان کے کتنے اصول بیان کیے گئے ہیں؟

4 3 2 5

128 معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی صورت ہے:

رشوت بد دیانتی سود ناپ تول میں کمی

129 حدیث کے مطابق تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے سیکھا اور سکھایا:

قرآن مجید نماز ہنر دین

130 اَلۡاَعۡنَاقِ کا معنی ہے:

گردنیں ہاتھ پاؤں ٹانگیں

131۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور ۔۔۔۔۔۔۔۔ کا اکٹھا ذکر آیا ہے۔

(a) روزہ (b) حج (c) زکوٰۃ (d) درود

132 ناحق کسی معاملہ میں اپنی قوم کا ساتھ دینے والا ہو جاتا ہے:

سخی کنجوس معزز ذلیل

133 مسلمانوں کو کفار کے مقابلے کے لیے تیار رکھنے چاہئیں:

کھلونے پنگھوڑے گھوڑے دُنبے

134 اَلرَّکْبُ سے مراد ہے:

فوج سوار فاصلہ قافلہ

135 مسلمانوں کو سورۃ الانفال کی پہلی آیت میں ہدایات دی گئی ہیں، برائے:

اللہ کا ڈر b) درست معاملات

c) اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت d یہ سب

136 حدیث کے مطابق بہترین دُعا ہے:

استغفار الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر

137 تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے:

تورات قرآن مجید زبور انجیل

138 آپ ﷺ رسول بن کر آئے:

عربوں کے لیے مسلمانوں کے لیے تمام انسانوں کے لیے مکہ والوں کے لیے

139 مومنین کی تسکین کے لیے اوڑھا دی:

نیند بارش آندھی مدد

140 کوئی آیت نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ ۔۔۔۔۔۔۔ کو بلوا کر لکھ لیتے تھے۔

صحابہ کرام کاتبِ وحی مہاجرین انصار

141 اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے:

کرم رحم علم حلم

142 انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:

خلیفہ نگہبان غلام علم بردار

143 عَذَابَ الْحَرِيْقِ کا معنی ہے:

عذاب پتھر عذاب پانی عذاب آتش عذاب ہوا

144۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔

(a) ہمسائے (b) دوست (c) رشتہ دار (d) اساتذہ

145 سورۃ الانفال کے مطابق، مومنو! جب تمہارا کفار کی جماعت سے مقابلہ ہو تو کثرت سے یاد کرو:

اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو نماز کو بیت اللہ (کعبہ) کو

146 ہمارے ملک میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب ہے:

دوگنا تین گنا نصف ایک تہائی

147 حدیث کے مطابق "اَلْمُرْتَشِیْ" کا لفظی معنی ہے:

نمازی رشوت دینے والا قرض لینے والا رشوت لینے والا

148 سورۃ الانفال کے مطابق اللہ چاہتا ہے کہ کافروں کی کاٹ دے:

گردن ٹانگ بازو جڑ

149 لِلسَّلْمِ کا معنی ہے:

صلح کے لیے بات چیت کے لیے جنگ کے لیے بھلائی کے لیے

150 ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ نہ رہے:

کافر منافق فتنہ بددیانت

151 سورۃ الانفال کے مطابق تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے قتل کیا ہے۔

فرشتوں نے فوجوں نے اللہ تعالیٰ نے شیطانوں نے

152 اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے:

دماغ کے درمیان جگر کے درمیان خیال کے درمیان دِل کے درمیان

153 "مِائَتَیْنِ" کا معنی ہے:

ایک سو دوسو ایک ہزار دوہزار

154 كَالْبَعِيْرِ "کا مطلب ہے:

جیسے کوئی گدھا جیسے کوئی ہاتھی جیسے کوئی بیل جیسے کوئی اونٹ

155 اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے:

تورات کی زبور کی انجیل کی قرآن پاک کی

156 اے لوگو! اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو:

رزق دیا دولت دی پیدا کیا عزت دی

157 کفار نے کہا اگر یہ قرآن برحق ہے تو ہم پر آسمان سے برسا:

(a) پانی (b) رحمت (c) پتھر (d) گندگی

158۔ سورۃ الانفال کے مطابق بیس ثابت قدم مسلمان جتنے کفار پر غالب رہیں گے:

چالیس پر ایک سو پر ساٹھ پر دو سو پر

159 ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے مبعوث فرمائے:

آسمانی کتابیں احادیث فرشتے انبیاء

160 آدابِ رسول حضرت محمد ﷺ اور گفتگو میں سلیقہ کا زیادہ تر ذکر قرآن کی ایک سورت میں ہے:

اَلْبَقَرَہ اَلْاَحْزَاب اَلْحُجُرَات اَلنِّسَا

161 نماز کے ساتھ جس رُکنِ اسلام کا زیادہ ذکر آیا ہے وہ ہے:

روزہ زکوۃ حج کلمہ طیبہ

162 "مُكَآءً" کے معنی ہیں:

چلانا مسکرانا تالیاں بجانا سیٹی بجانا

163 مومنوں کا ایمان بڑھتا ہے:

دولت سے b) اقتدار سے

c) قرآن پاک کی آیات کی تلاوت سن کر d آرام کرنے سے

164 قرآن کا موضوع ہے:

عبادت دُعا انسان جنت

165 انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی محبت اور اُلفت کا مرکز رکھے:

والدین کو اساتذہ کو دوستوں کو اللہ کو

166 لِ فرعون تھے:

ظالم منصف رحم دل مکار

167 ہمیں قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے:

اکثر روزانہ رمضان میں آخری عمر میں

168 وہ کون سی طاقت ہے جو کائنات کے نظام کو چلا رہی ہے؟

انسان اللہ تعالیٰ فرشتے جنات

169 زکوۃ بہترین ذریعہ ہے:

سماجی بہبود کا سیاسی بہبود کا اخلاقی بہبود کا کوئی نہیں

170 اسلام میں زکوۃ کی جو شرح مقرر ہے:

3% (a) 4% (b) 2.5% (c) 5% (d)

171۔ "مُوْهِنُ" کا معنی ہے:

بات کرنے والا چلنے والا کمزور کرنے والا طاقت دینے والا

172 تخفیف کے بعد ایک سو ثابت قدم مومن غالب رہیں گے:

ایک سو پر دو سو پر تین سو پر چار سو پر

173 قرآن کریم کے تمام اجزاء کو حضور ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق کس صحابی رضی اللہ عنہ نے محفوظ کیا؟

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (b) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(c) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ d حضرت علی رضی اللہ عنہ

174 کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو کرو:

مجھ سے محبت نماز قائم کرو میری پیروی کرو غریبوں کی مدد کرو

175 آپ ﷺ نے فرمایا علم و حکمت مومن کی ہے:

نشانی محبت متاع گم گشتہ گم شدہ نیکی

176 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔

نماز کا زکوۃ کا روزہ کا حج کا

177 دَابِرَ کا لفظی معنی ہے:

پتا جڑ تنا پھول

178 حدیث کے مطابق ایک دفعہ درود پڑھنے سے ایک دروازہ کھلتا ہے:

جنت کا عافیت کا خیرات کا دُعا کا

179 بمطابق حدیث تکمیل ایمان کے بیان شدہ اُصولوں کی تعداد ہے:

دو تین چار پانچ

180 پچھلی کتابوں کے لیے قرآن مجید کو کہا گیا ہے:

ذکر حکیم مجید مُهَيْمِنٌ

181 خَاتَمَ النَّبِيّنَ والی آیت کس سورت میں ہے؟ اس کا نام ہے:

الاحزاب البقرہ النور الفاتحہ

182 حدیث کے مطابق علم کی مجلسوں کو کہا گیا ہے:

جنت کی آرام گاہ جنت کی پھلواریاں جنت کی دُعائیں جنت کی چراگاہیں

183 حضور اکرم ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے ذکر فرمایا:

(a) زکوٰۃ (b) روزہ (c) جہاد (d) نماز

184۔ اللہ کے ہاں درجے اور مغفرت ہے:

مسلمانوں کے لیے کافروں کے لیے منافقوں کے لیے تاجروں کے لیے

185 ایمان کی تکمیل کا پیمانہ ہے:

حسنِ اخلاق امانت داری نماز زکوٰۃ

186 اعمال ضائع ہو جاتے ہیں:

اطاعت کے بغیر مال کے بغیر رشتہ داری کے بغیر دوستی کے بغیر

187 آپ ﷺ کی آمد سے ہدایت کا سلسلہ پہنچا:

دور تک اختتام تک روم و شام تک آخری کونے تک

188 معاشرے میں رشوت کے پھیلنے کا سبب نہ ہونا ہے:

اختیار کا اقدار کا انصاف کا قانون کا

189 لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں:

علم سکھایا کھانا کھلایا پیدا کیا مال دیا

190 اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ اُن لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں ہیں:

گنہگار پرہیز گار مالدار عیالدار

191 اگر یہ چاہیں کہ آپ ﷺ کو فریب دیں تو اللہ آپ ﷺ کو کرے گا:

رعایت کفایت عنایت شکایت

192 شیطان نے کافروں کا ساتھ چھوڑ دیا کیونکہ اُس نے ------- کو دیکھ لیا تھا۔

ہتھیاروں پیغمبر اسلامی لشکر فرشتوں

193 قرآن کے مطابق نبی ﷺ مومنوں کے لیے زیادہ محبوب ہیں، ان کی / کے:

بچوں سے دولت سے جانوں سے رشتہ داروں سے

194 میدا ِ جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے نہ پھیرنا اپنا / اپنی:

گردن چہرہ پہلو پیٹھ

195 اَسرٰی کا معنی ہے:

دشمن جنگجو قیدی مسافر

196 ور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے نکلے:

ہنستے ہوئے روتے ہوئے جھگڑتے ہوئے اِتراتے ہوئے

197 حدیث کے مطابق کسی کو دینے سے ہاتھ روکا جائے تو محض:

(a) لوگوں کے لیے (b) اللہ تعالیٰ کے لیے (c) حکومت کے لیے (d) اپنے لیے

198۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے:

خون کی پھٹکی سے | خون سے | پانی سے | آگ سے

199 یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے:

عبادت کرنا | تجارت کرنا | زکوٰۃ دینا | قرض واپس کرنا

200 حدیث شریف کے مطابق کامل ایمان والا وہ ہے جو:

نماز پڑھتا ہو | b) اخلاق کا اچھا ہو

c) دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو | d دشمن کے خلاف لڑتا ہو

201 اے نبی ﷺ! آپ کو اور آپ کے پیروکاروں کے لیے کافی ہے:

قرآن | حدیث | اللہ | اسلام

202 انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے:

علم | عقل | عمل | اخلاق

203 قرآن کے مطابق اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے:

مانگتے رہو | ڈرتے رہو | خوش رہو | غافل نہ رہو

204 قرآن مجید میں جو بیان ہوا ہے اسکی بنیاد ہے:

سطحی علم | حقیقی علم | فلکی علم | اَرضی علم

205 جانداروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو ہیں:

ظالم | کافر | فاسق | فاجر

206 اَسَاطِیۡرَ کا معنی ہے:

کہانیاں | لکیریں | رکاوٹیں | فوائد

207 معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی وجہ ہے:

ناپ تول میں کمی | سود | بددیانتی | رشوت

208 اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے احکام کو تسلیم کیا جائے:

دِل سے | دماغ سے | خوشی سے | زبان سے

209 کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو کرو:

مجھ سے محبت | میری اتباع | نماز قائم | غریبوں کی مدد

210 دنیا کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے:

نمازی کے لیے | روزہ دار کے لیے | پرہیزگار کے لیے | عالم کے لیے

211۔ اگر آپ ﷺ دنیا بھر کی دولت بھی اُن پر خرچ کرتے تو اُن کے دِلوں میں پیدا نہ کر سکتے:

(a) اَمن (b) محبت (c) خواہش (d) نفرت

212 قرآن مجید کا مخاطب ہے:

انسان جن فرشتے زمین و آسمان

213 قرآن مجید قریباً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سالوں میں نازل ہوا۔

اکیس بائیس تئیس چوبیس

214 نیکی اور برائی کی پہچان ہوتی ہے:

دولت سے عہدے سے رشتے سے علم سے

215 بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

کاتب مالک خادم محافظ

216 مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ پہنچ جائے:

قبر میں جنت میں یونیورسٹی میں حشر میں

217 اَلْاَنْفَال کے معنی ہیں:

صدقہ مالِ غنیمت تحفہ زکوٰۃ

218 زکوٰۃ دیتے وقت سب سے پہلا حق ہے:

مسافر کا غریب کا قریبی رشتہ داروں کا فقرا کا

☆☆☆☆☆

☆ مختصر جوابی سوالات

سوال 01: **وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِهُوۡنَ کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔"

سوال 02 **سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟**

جواب: سورۃ الانفال میں مومنوں کی درج ذیل صفات بیان کی گئی ہیں:

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں۔

سوال 3 **سورۃ الانفال میں کون کون سی خیانتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟**

جواب: اے ایمان والو! نہ تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو، اور تم (اِن باتوں کو) جانتے ہو۔

سوال 4 **رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ اور الۡاَعۡنَاقِ کے معنی لکھئے۔**

جواب: کا معنی ہے "شیطان کی نجاست" اور الۡاَعۡنَاقِ کا معنی ہے "گردنیں"۔

سوال 5 **کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟**

جواب: کفار کو خطاب کرتے ہوئے یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ: "(کافرو) اگر تم محمد ﷺ پر فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آ چکی (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر پھر نافرمانی کرو گے تو ہم بھی تمہیں عذاب دیں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

سوال 6 **سورۃ الانفال میں کن کن چیزوں کو فتنہ قرار دیا گیا ہے؟**

جواب: سورۃ الانفال میں فرمایا گیا ہے کہ: "اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔"

سوال 7 **کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نہ نازل ہوا؟**

جواب: کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب نازل نہ کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم (محمد ﷺ) ان میں تھے انہیں عذاب دیتا، اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔"

سوال 8 **کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کن امور سے بچنا چاہیے؟**

جواب: اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ ثابت قدم رہنا اور خدا کو بہت یاد کرنا۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا، صبر سے کام لینا، خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

سوال09: **ترجمہ کیجئے:** اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ

جواب: ترجمہ: "کچھ شک نہیں اللہ تعالیٰ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

سوال10 **سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟**

جواب: سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے مراد ہے ابو سفیان اور ابو جہل کے گروہ۔

سوال11 **سورۃ الانفال میں کون آزمائش ہیں؟**

جواب: سورۃ الانفال میں مال اور اولاد کو بڑی آزمائش قرار دیا گیا ہے۔

سوال12 **فرشتے کس غزوہ میں امداد کو نازل ہوئے اور کتنے تھے؟**

جواب: فرشتے غزوہ بدر میں امداد کے لئے نازل ہوئے اور ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔

سوال13 **ترجمہ کیجئے:** وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

جواب: ترجمہ: "اور سب کاموں کا رجوع اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔"

سوال14 **اَلْاَعْنَاقِ اور بَنَانٍ کے معنی لکھئے۔**

جواب: کا معنی ہے "گردنیں" اور بَنَانٍ کا معنی ہے "پور پور، جوڑ جوڑ"۔

سوال15 **سورۃ الانفال میں تقویٰ کے بیان کردہ دو انعامات لکھئے۔**

جواب: تقویٰ کے بارے میں ہے کہ: "تقویٰ والو! تمہیں ممتاز کر دے گا، تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔"

سوال16 **ترجمہ کیجئے:** اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

جواب: ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔"

سوال17 **مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟**

جواب: مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت کے طور پر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اور اہل قرابت اور یتیموں کا اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے۔

سوال18 **شَرِّدْ اور فَانْبِذْ کے معنی لکھئے۔**

جواب: کا معنی ہے "بھگا دو" اور فَانْبِذْ کا معنی ہے "پس پھینک دے"۔

سوال19 **ترجمہ کیجئے:** مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

جواب: ترجمہ: "اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔"

سوال20 **الدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟**

جواب: سے مراد ہے "بدترین قسم کے جانور"

سوال 21: **کفار کے ساتھ جہاد میں مسلمانوں کو سورۃ الانفال میں کون سا کام کرنے کو کہا گیا ہے؟**

جواب: مومنو! جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کر سکو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔

سوال 22 **سورۃ الانفال میں جہاد کی تیاری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟**

جواب: اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے مقابلے کے لئے مستعد رہو کہ اس سے تمہارے دشمنوں اور اللہ کے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔

سوال 23 **اَسْرٰی اور عَرَضَ الدُّنْیَا کے معنی لکھئے۔**

جواب: کا معنی ہے "قیدی" اور عَرَضَ الدُّنْیَا کا معنی ہے "دنیا کے فائدے"۔

سوال 24 **ترجمہ کیجئے: هُوَ الَّذِیٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ**

جواب: ترجمہ: "وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے تقویت بخشی۔"

سوال 25 **اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سورۃ الانفال میں جہاد کے لئے کیسے ابھارا؟**

جواب: ترجمہ: اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو ایسے ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں جو کچھ بھی نہیں سمجھ رکھتے۔

سوال 26 **اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں جنگی قیدیوں کے بارے میں کیا فرمایا؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "اے پیغمبر ﷺ! جو قیدی تمہارے ہاتھ ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو مال تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔"

سوال 27 **سورۃ الانفال میں فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں؟**

جواب: ترجمہ: اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا، ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعون کو ڈبو دیا، اور وہ سب ظالم تھے۔

سوال 28 **سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟**

جواب: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے لڑے وہ اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں رفیق ہیں، اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی، تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں، تم کو ان کی رفاقت سے کوئی سروکار نہیں۔

سوال 29 **تشریح کیجئے: یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ**

جواب: جنگ بدر کا دن۔ جس دن دونوں فوجوں کفار اور ایمان والوں میں جنگ ہوئی۔ دونوں گروہ آپس میں لڑے۔

سوال30: منکرین حق نے ہجرت کے وقت آنحضور ﷺ کے خلاف کیا تدبیر سوچی تھی؟
جواب: اے محمد ﷺ! اس وقت کو یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں۔ ادھر وہ چال چل رہے تھے دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی۔

سوال31 مومنین کو کن دو صورتوں میں میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے؟
جواب: میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت ان لوگوں کو ہے جو لڑائی کے لئے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ اور اگر کوئی ان دو صورتوں کے علاوہ پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گا۔

سوال32 جنگ بدر کے موقع پر شیطان نے کافروں سے کیا کہا؟
جواب: ترجمہ: آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہو گا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔ لیکن جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سوال33 معانی لکھئے: غَرَّ، اَیَّدَکَ
جواب: غَرَّ کا معنی ہے "خبط میں ڈالا" اور اَیَّدَکَ کا معنی ہے "اس نے آپ کی تائید کی"

سوال34 ترجمہ کیجئے: اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ لِیَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ
جواب: ترجمہ: "اور جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکیں"

سوال35 فرشتے موت کے وقت کافروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں؟
جواب: ترجمہ: کاش کہ تم اس وقت کی کیفیت کو دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں، اور ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر ہتھوڑے وغیرہ مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب اس عذاب آتش کا مزہ چکھو۔

سوال36 ترجمہ کیجئے: وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ
جواب: ترجمہ: "اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سوال37 ترجمہ لکھئے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
جواب: ترجمہ: "اے نبی ﷺ! اللہ تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیروکار ہیں کافی ہے۔"

سوال38 معانی لکھئے: حَرِّضْ، اَسۡرٰی
جواب: حَرِّضْ کا معنی ہے "شوق دلاؤ، اُبھارو" اور اَسۡرٰی کا معنی ہے "قیدی"۔

سوال39 جب حضور پاک ﷺ نے کافروں پر کنکریاں پھینکیں تو اللہ نے کیا فرمایا؟
جواب: ترجمہ: اے محمد ﷺ! جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

سوال 40: **کافروں کو مسلمانوں کے خلاف مال خرچ کرنے پر اللہ تعالیٰ سے کیا ملے گا؟**

جواب: ترجمہ: جو کافر مال خرچ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے روکیں تو وہ سوا بھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ خرچ کرنا ان کے لیے موجب (افسوس) ہو گا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

سوال 41 **کافر قرآن سن کر کیا کہتے تھے؟**

جواب: کافر لوگ قرآن مجید سن کر کہتے تھے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

سوال 42 **فَتَفۡشَلُوۡا کے معنی لکھئے۔**

جواب: کا معنی ہے "پس تم ہمت ہار جاؤ گے"

سوال 43 **قوم فرعون کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا اور کیوں؟**

جواب: قوم فرعون کو پانی میں غرق کر دیا گیا ان لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اور وہ ظالم تھے۔

سوال 44 **صلح کا عہد توڑنے والوں کے خلاف اللہ نے کیا حکم دیا؟**

جواب: جن لوگوں سے تم نے صلح کا عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد توڑ ڈالتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں، پس کہ ان کو اس سے عبرت ہو۔

سوال 45 **اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: کا ترجمہ ہے "پہلوں کی کہانیاں"

سوال 46 **اللہ نے کافروں کو ہدایت کیوں نہ دی؟**

جواب: اگر خدا ان میں نیکی کا مادہ دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا اور اگر سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

سوال 47 **سورۃ الانفال کی روشنی میں یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ کی مختصر تشریح کیجئے۔**

جواب: یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ سے مراد فیصلے کا دن ہے۔ جنگ بدر کے دن اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ایمان والوں کے درمیان امر فارق پیدا فرما دیا۔

سوال 48 **وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ کی مختصر تشریح کیجئے۔**

جواب: اور اللہ ایسا نہ تھا کہ جب تک آپ ﷺ ان میں ہیں انہیں عذاب دیتا۔ کیونکہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ پر مجموعی عذاب نہیں بھیجتا۔

سوال 49 **سورۃ الانفال میں خیانت سے کیا مراد ہے؟**

جواب: اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول ﷺ کی امانت میں خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

سوال 50 **غزوہ بدر میں مسلمانوں پر نیند طاری کر دی گئی اور آسمان سے پانی برسایا گیا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟**

جواب: غزوہ بدر میں مسلمانوں پر نیند طاری کر دی گئی اور آسمان سے پانی برسایا گیا تاکہ مسلمانوں کو اس سے نہلا کر پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو دور کر دے۔

سوال 51: **خانہ کعبہ میں کافروں کی نماز کا مقصد کیا تھا؟**

جواب: اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا اور کچھ نہ تھی۔

سوال 52 **فَيَرْكُمَهٗ، لَفَشِلْتُمْ کے معنی لکھئے۔**

جواب: فَيَرْكُمَهٗ کا معنی ہے "وہ جمع کرلے اسے" اور لَفَشِلْتُمْ کا معنی ہے "تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے"

سوال 53 **سورۃ الانفال کی روشنی میں اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا سے مراد کون لوگ ہیں؟**

جواب: سورۃ الانفال کی روشنی میں ان سے مراد سچے مومن ہیں۔

سوال 54 **معنی لکھئے: رَمَيْتَ، مُوْهِنُ**

جواب: رَمَيْتَ کا معنی ہے "تونے پھینکا" اور مُوْهِنُ کا معنی ہے "کمزور کر دینے والا"

سوال 55 **ترجمہ لکھئے: وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ**

جواب: ترجمہ: "اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے۔"

سوال 56 **ترجمہ لکھئے: اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ**

جواب: ترجمہ: "اور جان رکھو کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا"

سوال 57 **مفہوم لکھئے: اُولُوا الْاَرْحَامِ**

جواب: اس کا مفہوم ہے کہ خون کے رشتہ دار وہ لوگ جن سے آپ کا خون کا رشتہ ہے۔

سوال 58 **کفار اور قوم فرعون میں کون سی بد اعمالی مشترک تھی؟**

جواب: جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور وہ سب ظالم تھے۔

سوال 59 **ترجمہ لکھئے: عَذَابَ الْحَرِيْقِ**

جواب: عَذَابَ الْحَرِيْقِ کا ترجمہ ہے "جلنے کا عذاب"

سوال 60 **کافروں نے کون سا عذاب مانگا؟**

جواب: کافروں نے آسمان سے پتھر برسانے کا عذاب مانگا۔

سوال 61 **کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس میں؟ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**

جواب: حضور ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

سوال 62 **سورۃ الانفال کے مطابق جانداروں میں سے بدتر لوگ کون ہیں؟**

جواب: جانداروں میں سے سب سے بدتر لوگ اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

سوال 63 **ترجمہ لکھئے: اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ**

جواب: ترجمہ: "اپنے آپس کے تعلقات درست کرو"

سوال 64: **خمس سے کیا مراد ہے؟**

جواب: خمس سے مراد مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے۔

سوال 65 **سورۃ الانفال کے مطابق اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا؟**

جواب: بے شک اللہ تعالیٰ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سوال 66 **مال غنیمت سے کیا مراد ہے؟**

جواب: مال غنیمت سے مراد ایسا مال ہے جو کافروں سے لڑائی کے بعد فتح حاصل ہونے پر مسلمان فوج اس علاقے سے حاصل کرتی ہے۔

سوال 67 **ترجمہ کیجئے: وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا**

جواب: ترجمہ: "اور ان لوگوں کی مدد کی اور جگہ دی"

سوال 68 **اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کو کیا سزا ملے گی؟**

جواب: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کو دوزخ کے عذاب کی سزا ملے گی۔

سوال 69 **کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال غنیمت کھانے کی اجازت دی ہے؟**

جواب: خمس یعنی پانچواں حصہ نکالنے کے بعد باقی مال آپ ﷺ صحابہ کرام مجاہدین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

سوال 70 **معنی لکھئے: اِحْدٰی، دَابِرَ**

جواب: اِحْدٰی کا معنی ہے "ایک (مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے)" اور دَابِرَ کا معنی ہے "جڑ"۔

سوال 71 **ترجمہ لکھئے: َ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ**

جواب: ترجمہ: "اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔"

سوال 72 **معنی لکھئے: لَا يُعْجِزُوْنَ، حَسْبُكَ اللّٰهُ**

جواب: لَا يُعْجِزُوْنَ کا معنی ہے "وہ تھکا نہیں سکتے۔ ہرا نہیں سکتے۔ وہ عاجز نہیں کر سکتے" اور حَسْبُكَ اللّٰهُ کا معنی ہے "تجھ کو کافی ہے اللہ"۔

سوال 73 **ترجمہ لکھئے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ**

جواب: ترجمہ: "کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔"

سوال 74 **اللہ تعالیٰ کی غالب صفت کون سی ہے؟ حدیث کا حوالہ تحریر کیجئے۔**

جواب: رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔ حدیث شریف ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

سوال75: **تکمیل ایمان کے چار اصول لکھئے۔**

جواب: تکمیل ایمان کے چار اصول مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے 2۔ کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لئے

3۔ انسان کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لئے 4۔ کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روک لے تو وہ بھی محض اللہ کے لئے

سوال76 **حدیث مبارکہ میں بہترین دُعا کسے قرار دیا گیا ہے؟ نیز اس بارے حدیث کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: حدیث مبارکہ میں بہترین دعا استغفار کو قرار دیا گیا ہے۔ حدیث کا ترجمہ ہے کہ "سب سے فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ اور بہترین دُعا استغفار ہے۔

سوال77 **حفاظت قرآن کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔"

سوال78 **تلاوت قرآن کے دو فضائل لکھئے۔**

جواب: تلاوت قرآن کے دو فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی نیکی ہے۔ 2۔ اس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

سوال79 **ختم نبوت کے بارے میں کسی آیت قرآنی کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے۔ تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

سوال80 **ترجمہ لکھئے: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**

جواب: ترجمہ: "مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو، اس کی تبلیغ کرو۔"

سوال81 **زکوۃ کے دو مصارف لکھئے۔**

جواب: زکوۃ کے دو مصارف یہ ہیں، 1۔ فقراء اور 2۔ مساکین

سوال82 **اطاعت رسول ﷺ پر قرآن مجید کی کسی آیت کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

سوال83 **درود شریف کی فضیلت کے متعلق حدیث کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔"

سوال84 **کسی ناجائز معاملے میں قوم کی حمایت کرنے والے کی مثال کیسی ہے؟**

جواب: اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

سوال85 **نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ مومنوں کے لئے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔"

سوال 86: **نبی اکرم ﷺ کی علم کے اضافے کے متعلق دعا کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

سوال 87 **زکوٰۃ دیتے وقت پہلے کس کا خیال رکھنا چاہیے؟**

جواب: زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔

سوال 88 **علم کے متعلق دو روایات تحریر کیجئے۔**

جواب: علم کے متعلق دو روایات درج ذیل ہیں:

1۔ طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ 2۔ ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

سوال 89 **ترجمہ کیجئے: فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ**

جواب: ترجمہ: "جو حاضر ہے وہ اس تک میری تعلیم پہنچا دے جو یہاں نہیں"

سوال 90 **حدیث میں علم حاصل کرنے کی کیا تاکید کی گئی ہے؟**

جواب: طلب علم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

سوال 91 **حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی حفاظت کیسے فرمائی؟**

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی مصدقہ نقول تیار کروا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھجوا دیا۔

سوال 92 **آخری نبی ﷺ اور پہلے انبیاء علیہم السلام میں دو فرق بیان کیجئے۔**

جواب:
1. آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام خاص علاقوں، قبیلوں اور خاص قوموں میں مبعوث ہوتے تھے۔ مگر آپ ﷺ سب لوگوں کی طرف نبی اور رسول آخری ہیں۔
2. پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اس خاص وقت کے لئے ہوتی تھیں مگر آپ ﷺ کی تعلیمات ابدی اور دائمی ہیں اور پوری دنیا کے لئے نور ہدایت ہیں۔

سوال 93 **حضور پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کیسے جتلائی؟**

جواب: حضور پاک ﷺ کی رحلت کے بعد کچھ لوگوں نے جب زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

سوال 94 **زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟**

جواب: ترجمہ: جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی

آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لئے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔

سوال 95: **حدیث کی روشنی میں قرآن سیکھنے کی فضیلت لکھئے۔**

جواب: حدیث مبارکہ ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔

سوال 96 **حدیث کے مطابق بہترین انسان کون سا ہے؟**

جواب: حدیث کے مطابق بہترین انسان وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

سوال 97 **معانی لکھیں: مُهَيْمِنٌ، النَّاسُ**

جواب: مُهَيْمِنٌ کا معنی ہے "محافظ و نگہبان" اور النَّاسُ کا معنی ہے "لوگ"

سوال 98 **حدیث کی رو سے کون سے دو لوگ جہنم کی آگ میں ہیں؟**

جواب: حدیث کی رو سے رشوت دینے اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

سوال 99 **حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں؟**

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی متعدد نقول تیار کر کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھی بھجوا دیں۔

سوال 100: **راشی اور مرتشی میں کیا فرق ہے؟**

جواب: راشی سے مراد رشوت دینے والا اور مرتشی سے مراد رشوت لینے والا۔

سوال 101 **کون لوگ نبی پاک ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے؟**

جواب: وہ لوگ جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے اور بڑوں کی عزت نہیں کرتے وہ نبی پاک ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے۔

سوال 102 **رسول پاک ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟**

جواب: اطاعت و اتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

سوال 103 **قرآن مجید کا تعارف لکھئے۔**

جواب: قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لئے مھیمن کہا گیا ہے یعنی سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ و نگہبان۔ قرآن مجید انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔

سوال 104 **ترجمہ لکھئے: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ**

جواب: ترجمہ: "تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔"

سوال 105: قرآن مجید کس پر اور کتنے سالوں میں نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور تقریباً 23 سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

سوال 106 علم کے لغوی معنی کیا ہیں؟ علم کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا اور آگاہ ہونا۔ حدیث مبارکہ ہے کہ "بے شک میں (نبی ﷺ) معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

سوال 107 حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی حاصل کرنے کا طریقہ لکھئے۔

جواب: دنیا میں جس سے محبت کرے صرف اللہ کی رضا کے لئے، اگر کسی سے بغض رکھے تو وہ بھی اس لئے کہ اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا۔

سوال 108 حضور پاک ﷺ کے عہد میں حفاظت قرآن کا کیا اہتمام کیا گیا تھا؟

جواب: جونہی آپ ﷺ پر کچھ آیات نازل ہوتیں، وہ آیات لکھی جاتیں اور حفظ بھی کی جاتیں۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المومنین، اہل بیت، صحابہ کرام اور صحابیات کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

سوال 109 اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضا کیا ہے؟

جواب: کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا، رحم والا ہے۔

سوال 110 پہلی وحی میں کس بات پر زور دیا گیا ہے؟

جواب: پہلی وحی میں علم پڑھنے، لکھنے، علم سیکھنے اور سکھانے پر زور دیا گیا ہے۔

سوال 111 علم و حکمت کی متاع کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

جواب: مومن علم و حکمت کی متاع کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

سوال 112 زکوٰۃ کس طرح سماجی بہبود کا بہترین ذریعہ ہے؟

جواب: زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے سے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی اور احترام اور باہمی محبت کے

جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور دولت کی گردش میں رہنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

سوال 113: اِلٰہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو۔ وہ اللہ کی ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی۔

سوال 114 ترجمہ لکھئے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

جواب: ترجمہ: "طلب علم ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔"

سوال 115 زکوٰۃ کا مفہوم بیان کیجئے۔

جواب: زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشو و نما پانا اور بڑھنا۔ یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے جو ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔

سوال 116 ادائیگی زکوٰۃ کے دو فوائد تحریر کیجئے۔

جواب: 1۔ زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ 2۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے۔

سوال 117 ترجمہ کیجئے: رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

جواب: ترجمہ: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

سوال 118 ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لئے ابدی رہنما بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے تمام اور اختتام کو پہنچا۔

سوال 119 ترجمہ کیجئے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

جواب: ترجمہ: "جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔"

سوال 120 کوئی عمل منافقت کب بنتا ہے؟

جواب: اطاعت میں خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے ورنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔

سوال 121: ترجمہ کیجئے: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

جواب: ترجمہ: "میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

سوال 122: عاملین سے کیا مراد ہے؟

جواب: عاملین سے مراد زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین ہیں۔

سوال 123: نبی پاک ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اس کی کتنی آیات ہیں اور کس سورۃ کی ہیں؟

جواب: نبی پاک ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی کی آیات پانچ ہیں اور سورۃ کا نام "العلق" ہے۔

سوال 124: اللہ تعالیٰ سے کون ڈرتے ہیں؟

جواب: اللہ کے بندوں میں اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

سوال 125: منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کس نے کیا؟

جواب: منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔

سوال 126: اللہ تعالیٰ قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلے میں کتنی نیکیاں دیتا ہے؟

جواب: قرآن پاک کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

سوال 127: انسان کی عظمت کس میں ہے؟

جواب: علم انسان کی عظمت کی بنیاد ہے۔

سوال 128: ترجمہ کیجئے: اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

جواب: ترجمہ: بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

سوال 129: زکوٰۃ کے چار فائدے لکھئے۔

جواب: زکوٰۃ کے چار فائدے درج ذیل ہیں:

1۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے۔

2۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

3۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے۔

4۔زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آجاتا ہے۔

سوال 130: **سورۃ الانفال کے کتنے رکوع ہیں؟**

جواب: سورۃ الانفال کے دس رکوع ہیں۔

سوال 131 **معنی لکھئے: مُکَآءً، تَصۡدِیَۃً**

جواب: مُکَآءً کا معنی ہے "سیٹیاں" اور تَصۡدِیَۃً کا معنی ہے "تالیاں"۔

سوال 132 **رشوت کے دو نقصانات لکھئے۔**

جواب: 1۔عدل و انصاف ختم ہو جاتا ہے۔ 2۔رشوت سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

سوال 133 **معانی تحریر کیجئے: مُرۡدِفِیۡنَ ، وَجِلَتۡ**

جواب: مُرۡدِفِیۡنَ کا معنی ہے "لگاتار آنے والے اور وَجِلَتۡ کا معنی ہے "ڈرتے ہیں"۔

سوال 134 **انفال سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔**

جواب: "انفال" نفل کی جمع ہے جس کا معنی ہے مالِ غنیمت۔مالِ غنیمت کو نفل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ محض خداداد ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے عطا کرتا ہے۔

سوال 135 **سورۃ الانفال کے مطابق کفار کو کس نے قتل کیا؟**

جواب: سورۃ الانفال کے مطابق کفار کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قتل کیا۔

سوال 136 **غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیسے مدد کی؟**

جواب: غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد کی جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے رہے۔ اس کے علاوہ بارش برسا کر مسلمانوں کی پانی کی ضرورت پوری کی اور کفار کے دلوں پر مسلمانوں کا رُعب ڈال دیا۔

سوال 137 **سورۃ الانفال میں کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟**

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بہادری اور جواں مردی کے ساتھ کفار کا مقابلہ کریں اور میدان جنگ سے کسی صورت پیٹھ نہ پھیریں اور ثابت قدمی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں۔پیٹھ پھیرنے کی اجازت صرف دو صورتوں میں ہے:

(i) جب جنگی چال کے طور پر پیچھے ہٹنا ضروری ہو۔

(ii) جب کوئی مجاہد لڑائی لڑتا ہوا بہت آگے تک چلا جائے اور اس کا پیچھے آنا ضروری ہو۔

سوال 138: **سورۃ الانفال کے مطابق تقویٰ کے دو انعامات لکھئے۔**

جواب: یٰ کے دو انعامات درج ذیل ہیں:

(الف) اچھی اور بُری چیزوں کے بارے میں تمیز کرنے کی صلاحیت یعنی نعمت فرقان

(ب) متقی سے غفلت میں جو چھوٹی موٹی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اللہ ان پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

سوال 139 **میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟**

جواب: مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے جب کہ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کے لئے ہیں۔ پانچویں حصہ کی تقسیم اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کے اہل و عیال کی ضروریات کے بعد اسے آپ ﷺ کے قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور ضرورت مند مسافروں میں تقسیم کر دیا جائے۔

سوال 140 **اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خواب میں کفار کی تعداد کم کیوں دکھائی؟**

جواب: تاکہ مسلمان زیادہ تعداد دیکھ کر حوصلہ نہ ہار جائیں۔

سوال 141 **ترجمہ کیجئے: وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ**

جواب: ترجمہ: "اور ان کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی "

سوال 142 **سورۃ الانفال کے رکوع اور آیات کی تعداد لکھئے۔**

جواب: سورۃ الانفال 10 رکوع اور 75 آیات پر مشتمل ہے۔

سوال 143 **ترجمہ کیجئے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**

جواب: ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

سوال 144 **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو افضل عمل کیوں کہا گیا ہے؟**

جواب: چونکہ حدیث مبارک کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا گیا ہے اس لئے اس عمل کو افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔

سوال 145 **اگر کسی مسلمان سے رضائے الٰہی کے خلاف غلطی ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟**

جواب: اسے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لینی چاہیے۔

سوال 146: **اللہ تعالیٰ کو "اِلٰہ" ماننے کا تقاضا کیا ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ کو "اِلٰہ" ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اُخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے۔

سوال 147 **حدیث کی روشنی میں انسانی فطرت کا تقاضا کیا ہے؟**

جواب: حدیث کی روشنی میں انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق ومالک کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

سوال 148 **بچوں کے ساتھ ظلم کیا ہے؟**

جواب: بچوں کے ساتھ ظلم یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کی بجائے انہیں چھوٹی سی عمر میں جسمانی مشقت کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔

سوال 149 **انسانوں میں بہترین کون ہے؟ حدیث کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: انسانوں میں بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

ترجمہ: "تم میں سے سب سے اچھا وہ شخص ہے جس نے (خود) قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔"

سوال 150 **حضور ﷺ پر درود بھیجنے کی کیا اہمیت ہے؟**

جواب: حضور ﷺ پر درود بھیجنا حکم الٰہی کی بجا آوری ہے۔ آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا صلہ یہ ہے کہ انسان پر عافیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

سوال 151 **رشوت سے پیدا ہونے والے دو معاشرتی بگاڑ لکھئے۔**

جواب: رشوت سے پیدا ہونے والے دو معاشرتی بگاڑ درج ذیل ہیں:

1۔ ظلم کی ایک نہایت خراب صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ 2۔ معاشرے کا امن وسکون ختم ہو جاتا ہے۔

سوال 152 **معاشرے میں رشوت کب عام ہوتی ہے؟**

جواب: معاشرے میں رشوت اس وقت عام ہوتی ہے جب عدل و انصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں۔

سوال 153 **جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی اس سلسلہ میں حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دُم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

سوال 154: **چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب کرنے کے متعلق حدیث کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔"

سوال 155 **خوش خُلقی کے دو فوائد بیان کیجئے۔**

جواب: 1۔ خوش خُلقی سے نفرت کو محبت میں بدلا جا سکتا ہے۔

2۔ خوش خُلقی سے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی زیر کیا جا سکتا ہے۔

سوال 156 **اچھے اخلاق کیا ہیں؟**

جواب: اچھے اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ، اپنے نفس اور مخلوقِ خدا کے ساتھ یک مسلمان کے طرزِ عمل اور رویے کا نام ہے۔ اگر یہ طرزِ عمل اچھا ہے اور شریعت کے صولوں کے مطابق ہے تو اسے حسن اخلاق یعنی اچھے اخلاق کہا جائے گا۔

سوال 157 **قرآن مجید کس پر اور کتنے سالوں میں نازل ہوا؟**

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر تقریباً 23 سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔

سوال 158 **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حفاظتِ قرآن کے لئے کون سے دو کام کیے؟**

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن کے تمام اجزا کو رسول پاک ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کر کے محفوظ کر لیا اور اسے کتابی شکل دے دی۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اکرم ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

سوال 159 **کس صحابی کو جامع القرآن کہا جاتا ہے؟**

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

سوال 160 **اطاعت میں کیا چیز ضروری ہے؟**

جواب: اپنے آپ کو مکمل طور پر اس ہستی کے سپرد کر دینا جس کی اطاعت کی جا رہی ہو نہایت ضروری ہے۔

سوال 161 **ترجمہ لکھئے: يَآَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ۔**

جواب: ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

سوال 162: تکمیل دین کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

سوال 163 ختم نبوت پر ایک آیت کا متن یا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: "حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔"

☆☆☆☆☆

☆ منتخب قرآنی آیاتِ مبارکہ مع ترجمہ

1۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: مومنو! جب (کفّار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تا کہ مُراد حاصل کرو۔

2 مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ

ترجمہ پیغمبر کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں۔ جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے تم لوگ دُنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خُدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔

3 وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

ترجمہ اور خُدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم اُن میں تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

4 اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ کچھ شک نہیں کہ خُدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

5 اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝

ترجمہ مومن تو وہ ہیں کہ جب خُدا کا ذِکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

6 لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ گر خُدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فِدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

7 وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے، اور یہ کہ خُدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

8۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خُدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

9 اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝

ترجمہ یہی سچے مومن ہیں، اور اُن کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

10۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی، اور جو شخص خُدا اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے، تو خُدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

11 ٰذْیُرِیْکُمُوْھُمْ اِذِالْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا وَّیُقَلِّلُکُمْ فِیْٓ اَعْیُنِھِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا

ترجمہ اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خُدا کو جو کام کرنا منظور تھا اس کو کر ڈالے۔

12 ٰ ٓفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ط

ترجمہ اُن کے دِلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ گر تم دُنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خُدا ہی نے اُن میں اُلفت ڈال دی۔

13 وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝

ترجمہ ُ لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا اُن پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

14 ِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ط

ترجمہ جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) ُ کے رستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہو گا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

15 ٰمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِہٖ قُلُوْبُکُمْ ج وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝

ترجمہ ِس مدد کو خُدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں، اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خُدا غالب حکمت والا ہے۔

16 یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓی لا اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو اگر خُدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور خُدا بخشنے والا مہربان ہے۔

17۔ اَلَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ

ترجمہ: (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں۔

18 وَ مَا کَانَ صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَیۡتِ اِلَّا مُکَآءً وَّ تَصۡدِیَۃً ؕ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ۝

ترجمہ: اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

☆☆☆☆☆

☆ احادیث مبارکہ مع ترجمہ وتشریح

1۔ اَفۡضَلُ الۡاَعۡمَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفۡضَلُ الدُّعَاءِ الۡاِسۡتِغۡفَارُ

ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور بہترین دُعا استغفار ہے۔

تشریح: حضورِ اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو سب سے زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا گیا ہے۔ توحید کا مطلب ہے اللہ کو ایک ماننا اور صرف اُسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔ جبکہ دوسرے حصے میں استغفار یعنی اللہ کے حضور اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو سب سے فضیلت والی دعا قرار دیا گیا ہے۔

فضیلت والا عمل: حدیث مبارکہ کے پہلے حصے میں ارشاد ہے: اَفۡضَلُ الۡاَعۡمَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اِلٰہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں لفظ اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو وہ اللہ ہی کی ذات ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی، ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے قول اور فعل سے اسی ذات کو ' مانیں، اسی کی عبادت کریں اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں۔

فضیلت والی دُعا: حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے میں ارشاد ہے: اَفۡضَلُ الدُّعَاءِ الۡاِسۡتِغۡفَارُ یعنی بہترین دُعا اللہ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا ہے۔ انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق ومالک کی رضا کے خلاف کوئی غلطی یا گناہ کر بیٹھتا ہے۔ لہٰذا اللہ کو اِلٰہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اُخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی کثرت سے ایمان پختہ ہوتا ہے اور اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ کی کثرت سے دِل سے گناہوں کا زنگ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دل وجان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ کا اظہار کرتا رہے۔ اس طرح اللہ کے ذِکر سے دِلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

2۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

تشریح: انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔ علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق ومالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیش نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم وتربیت پر بھی پوری توجہ دیں تاکہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض وذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُل رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ ترجمہ: "اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔"

☆☆☆☆☆

3 خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

ترجمہ: تُم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

تشریح: قرآن حکیم کلامِ الٰہی ہے جس کا موضوع انسان ہے۔ یہ کتاب صرف نماز اور روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں ہمیشہ کے لیے رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں گزارتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں نیز دوسروں کو اس کا پیغام پہنچائیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ ویسے بھی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور قرآن کا علم بہترین علم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ اور آخری کتاب ہے جو کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا بھی اجر ہے اور اس کو دیکھنا بھی باعث برکت ہے۔ قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

4 مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابًا مِّنَ الْعَافِيَةِ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

تشریح: نبی کریم ﷺ محسنِ انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کو دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا، اپنی زندگی اور عمل سے ہمارے لیے اسوۂ حسنہ پیش کیا، انسان پر حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت و عقیدت کے اظہار کے طور پر آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا جائے۔ قرآن حکیم میں سورہ الاحزاب میں ارشاد ہے: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی ہمیں اللہ کی طرف سے بھی تاکید ہے۔ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا اللہ کو پسند ہے اور فرشتوں کا بھی یہ محبوب عمل ہے۔ اس لیے یہ عمل اپنانا ہر مسلمان کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ درود بھیجنے کا صلہ نبی اکرم ﷺ نے خود اس حدیث میں ارشاد فرمادیا کہ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے غم دور ہوتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

5۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبعاً لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔

ترجمہ: تُم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے، جو میں لایا ہوں۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں ایمان کی تکمیل کے لیے حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنانا گویا کہ شرط قرار دیا گیا ہے۔ انسان کی فطرت میں نیکی یا بدی، دونوں کا شعور رکھا گیا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ وہ ارادہ و اختیار کے باوجود برائی یا گناہ کے کاموں سے بچے دوسرا یہ کہ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ کے رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق ڈھال لے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو گویا وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس حدیث مبارکہ میں اطاعتِ رسول ﷺ کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے "جس نے میرے نبی ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی۔" یعنی اللہ تعالیٰ ہماری منزل ہے اور نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی اس منزل تک پہنچنے کا روشن راستہ ہے۔

☆☆☆☆☆

6 مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

ترجمہ: جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ کے لیے روکا، تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں تکمیلِ ایمان کے چار اصول بیان کیے گئے ہیں:۔

1۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے۔ 2۔ کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لیے۔

3۔ انسان کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لیے۔ 4۔ اور کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روک لے تو وہ بھی محض اللہ کے لیے۔

حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں اِن چاروں اعمال کو ایمان کی تکمیل قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ انسان سے بے حد محبت رکھتا ہے لہٰذا انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی محبتوں اور اُلفتوں کا مرکز اللہ کی ذات ہی کو رکھے۔ دنیا میں جس سے محبت رکھے محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اس کے علاوہ اوّل تو کسی سے بغض نہ رکھے اور اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی بنیاد محض یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا جب کسی سرکش و ظالم کو اللہ پسند نہیں کرتا تو ہم کیوں کریں؟ اس کے علاوہ اگر کسی کو مال عطا کریں تو اس کی بنیاد بھی ریاکاری یا دنیاوی غرض نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا ہو اور اگر کسی سے ہاتھ روکیں تو محض اس لیے کہ اس سے اللہ نے ہاتھ روکنے کا حکم دیا ہے۔ ہماری منزل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور نبی ﷺ کی مبارک زندگی اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں بتائے گئے اُصولوں پر اللہ کے نبی ﷺ نے خود عمل کر کے دکھایا اور ہمیں بھی سکھایا کہ لوگوں سے کس طرح اللہ کے حکم کے مطابق پیش آنا ہے۔

☆☆☆☆☆

7۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح: انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونا چاہیے۔ اس بنا پر انسان سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ اپنے اندر اپنے خالق کی صفات پیدا کرے اور اپنے قول و فعل سے ان کا اظہار بھی کرے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ عادل ہے اس لیے انسان عدل کرے، اللہ تعالیٰ در گزر کرتا ہے۔ انسان کو بھی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی خطاؤں اور غلطیوں سے در گزر کرے۔

رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث میں خاص طور پر اس صفتِ رحمت پر زور دیا گیا ہے۔ رحم کے زیادہ حق دار ہمیشہ چھوٹے ہوا کرتے ہیں اور بالعموم بڑے عزت و تکریم کے حق دار ہوتے ہیں اس لیے نبی کریم ﷺ نے اتنی تاکید کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ میرے سایۂ شفقت سے محروم رہے گا۔ بچوں کو مناسب تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا انہیں شفقت سے محروم کرنا ہے۔ ظلم یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے بجائے انہیں چھوٹی سی عمر میں جسمانی مشقت کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اگر حضور اکرم ﷺ کی وعید سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم بچوں کی مناسب تعلیم اور ضروری تربیت کا فرض پورا کریں۔ رحم کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ کمال شفقت اور رحمت کا معاملہ فرماتے تھے۔ ہماری بھی دنیا و آخرت کی کامیابی اسی میں ہے کہ اللہ ورُاس کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے احکام کے مطابق چھوٹوں پر رحم کریں اور بڑوں کا احترام کریں۔

؎ کرو مہربانی تُم اہلِ زمین پر خدا مہربان ہوگا عرشِ بریں پر

☆☆☆☆☆

8 اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ۔

ترجمہ: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

تشریح: رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے، جب عدل و انصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں۔ کسی قوم کی یہ حالت اس کے معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی ایک نہایت خراب صورت ہے۔ جس معاشرے میں انسانوں کے جائز حقوق کی راہ میں ظالم اہلکاروں کے ناجائز مطالبے حائل ہو جائیں، وہاں امن و سکون بھلا کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ اسی لیے رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں ہی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ یہاں پر توجہ طلب بات یہ ہے کہ رشوت دینے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ رشوت دینے والا بھی اس گناہ کی سزا سے بچ نہیں سکتا۔ جو معاشرہ انصاف کے عمل کو اپنا لیتا ہے وہ ترقی کی منزلیں تیزی سے طے کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ناانصافی رشوت کو جنم دیتی ہے اور رشوت آگ میں لے جانے والا عمل ہے۔ انصاف کے فروغ سے رشوت کا راستہ روکا جا سکتا ہے اور اس کام کے لیے مسلمان اور ہر پاکستانی خود بھی بھرپور کوشش کرے اور دوسروں کو بھی ترغیب دے۔

☆☆☆☆☆

9۔ مَنْ نَّصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَدٰى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔

ترجمہ: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

تشریح: اس حدیث میں اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا ایک بڑا سبب بیان کیا گیا ہے۔ یعنی جو شخص کسی جھوٹے اور ناحق معاملے میں اپنی قوم قبیلے کا ساتھ دیتا ہے تو وہ اپنی قوم کے ساتھ اپنے آپ کو بھی تباہ و برباد کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم بھلائی اور نیکی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کی تفریق کے بغیر سچ اور حق کا ساتھ دیں اور ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہ دیں، چاہے وہ اپنا کنبہ اور قبیلہ ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی تمام احادیثِ مبارکہ ہمارے لیے اللہ تک کامیابی سے پہنچنے کے روشن راستے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ میں بھی اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے کہ ناجائز کام میں کسی کا ساتھ مت دو۔ اس کی وضاحت مثال کے ذریعے فرما دی کہ ناجائز کام میں ساتھ دینے والا ایسے ہے جیسے ایک اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو تو ناجائز کام میں ساتھ دینے والا اُس اونٹ کے ساتھ ہی تباہی کے کنویں میں جا گرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے والا بنائے اور گناہ اور شر کے کاموں میں ایک دوسرے کا معاون بننے سے بچائے۔

☆☆☆☆☆

10۔ اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

ترجمہ: یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے، جو اُن میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

تشریح: انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کرتا جتنا اس کا اخلاق۔ جب ایک انسان دوسرے سے معاملات کے دوران حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کی شخصیت کا ظاہر اور باطن مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ عمدہ اخلاق جنت لے جانے والا عمل ہے۔

حسنِ خُلق ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے آپس کی نفرتوں کو نہ صرف محبتوں میں بدلا جاسکتا ہے بلکہ دشمنوں کے دِل میں بھی گھر کیا جاسکتا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے دعوتِ حق کے دوران عام طور پر تمام عُمر اور مکی زندگی میں خاص طور پر صرف حُسنِ خُلق ہی کے ہتھیار سے اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو زیر کیا۔ ویسے تو حُسنِ خُلق کو نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کو اپنانا چاہیے۔ مگر مسلمانوں کے لیے تو حضورِ اکرم ﷺ نے حُسنِ خُلق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔ حُسنِ اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ، اپنے نفس اور مخلوقِ خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرزِ عمل اور رویے کا نام ہے۔ اگر یہ طرزِ عمل اور رویہ اچھا ہے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے تو اسے حُسنِ اخلاق کہا جائے گا اور اگر یہ طرزِ عمل اور رویہ اچھا نہیں تو اس کو بُرا اخلاق کہا جائے گا۔ ہم میں اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاق اعلیٰ ترین ہیں، انہی اخلاق کو اپنانے سے دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

☆ موضوعاتی مطالعہ

1۔ قرآن مجید (تعارف، حفاظت اور فضائل)

سوال 1: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کیجیے۔

جواب: 1۔اللہ کی آخری کتاب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، اس کی جسمانی اور فطری ضروریات پوری کرنے کے لیے مادی وسائل پیدا کیے اور اس کے ذہن اور روح کی رہنمائی کے لیے بھی اہتمام فرمایا۔ خود انسان کو خیر اور شر میں فرق کرنے کی صلاحیت اور ضمیر کی آواز عطا فرمائی۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کامل رہنمائی کے لیے انبیاء کرام مبعوث فرمائے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآنِ مجید نازل فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے اور تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

2۔ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب: قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے اور تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پچھلی اُمتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدۃ: 48)

ترجمہ: "اور تمہاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔"

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيۡمِنٌ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انہیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سرِ نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

3۔قرآن مجید۔ایک رہنما کتاب: قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ اس میں انسانی زندگی کی حقیقت، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاقی تعلیمات، غرض زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ اس میں انسان کی آخرت کی زندگی کے متعلق بھی تفصیلی معلومات ہیں اور اس زندگی کی اہمیت کو نہایت پُر تاثیر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن پاک انسان کی انفرادی زندگی، اس کے اجتماعی و معاشرتی حقوق و فرائض، اس کے معاشی و اقتصادی امور کے متعلق بنیادی ہدایات، سیاسی اور بین الاقوامی معاملات اور اخلاقی رویوں کے متعلق جامع تعلیمات پیش کرتا ہے، غرض قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں ضروری معلومات اور رہنمائی کا خزینہ ہے اور اس میں وہ تمام باتیں وضاحت سے بتا دی گئی ہیں جن کا جاننا انسان کے لیے ضروری ہے اور جن کے جاننے کا انسان کے پاس کوئی دوسرا ذریعہ نہیں۔

4 موضوعِ قرآن: قرآن حکیم کلامِ الٰہی ہے جس کا موضوع انسان ہے۔ یہ کتاب صرف نماز اور روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں ہمیشہ کے لیے رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں گزارتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں نیز دوسروں کو اس کا پیغام پہنچائیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

5۔دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور قرآن کا علم بہترین علم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ اور آخری کتاب ہے جو کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا بھی اجر ہے اور اس کو دیکھنا بھی باعث برکت ہے۔ قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال2: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

جواب: 1۔حفاظتِ قرآن: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:9) ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

2 قرآن کا معجزہ: قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اس مقدّس کتاب کو جیسے اللہ نے نازل فرمایا ویسے ہی محفوظ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا قرآن کریم کی حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ پوری دنیا میں موجود قرآن مجید کے نسخوں میں ایک لفظ یا زیر زبر کا بھی فرق نہیں۔

3۔عہدِ نبوی ﷺ میں تدوینِ قرآن: قرآن مجید رسول اکرم ﷺ پر ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا بلکہ قریباً 23 سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ جونہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ ﷺ کاتبِ وحی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرماتے کہ انہیں کون سی سورت میں کن آیات کے ساتھ رکھا جائے۔ مسجد نبوی میں ایک مقام متعین تھا جہاں وہ عبارت رکھ دی جاتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے۔ مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ اس طرح جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا، لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا۔ اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی شامل رہیں۔ حتٰی کہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر اُمہات المومنین، اہل بیت، صحابہ کرام اور صحابیات کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

4 صحابہ میں تدوینِ قرآن: رسول پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزا کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یک جا کرا کے محفوظ کر دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھجوا دیں۔

5 تبدیلی سے پاک کتاب: اِس طرح اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا یعنی قرآن مجید کو نازل کر کے اُس کی حفاظت فرمائی۔ قرآن آج بھی اُسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل کیا گیا تھا۔ الفاظ کے ساتھ زیر زبر بھی محفوظ ہیں اور ہر قسم کی تبدیلی سے پاک ہیں۔ روزانہ ہزاروں حفاظ کرام اور قرآن کے لاکھوں دیوانے اِس مقدّس کتاب کی تلاوت سے اپنی زبان کو معطّر اور قلوب کو منوّر کرتے ہیں۔ قرآن مجید اللہ کے حکم سے سینہ در سینہ منتقل ہوتے ہوئے اللہ کی حفاظت میں آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ مقدّس رہنما کتاب سدا سے ہے اور اَبد تک رہے گی۔

؎ جس کی ہیبت سے پہاڑوں پر ہوں طاری زلزلے
سینۂ محبوب ﷺ پہ اُترا وہی قرآن ہے

☆☆☆☆☆

سوال 3: فضائلِ قرآن پر نوٹ لکھیے۔

جواب: قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں کی سردار کتاب ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے سردار حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔ قرآن مجید کی فضیلت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، اس کی جسمانی اور فطری ضروریات پوری کرنے کے لیے مادی وسائل پیدا کیے اور اس کے ذہن اور روح کی رہنمائی کے لیے بھی اہتمام فرمایا۔ خود انسان کو خیر اور شر میں فرق کرنے کی صلاحیت اور ضمیر کی آواز عطا فرمائی۔ انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو کہ تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے۔

؎ جس کی ہیبت سے پہاڑوں پر ہوں طاری زلزلے
سینۂ محبوب ﷺ پہ اُترا وہی قرآن ہے

1۔دنیاو آخرت کی فلاح: قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یقینی علم اور حقیقت کی بنیاد پر مبنی ہے اور اس میں کسی شک کا گزر نہیں۔اس میں ہر زمانے اور ہر خطے کے تمام انسانوں کے لیے مکمل ہدایت اور رہنمائی موجود ہے اور انسان کی دنیاو آخرت کی حقیقی فلاح کا دارومدار اسی پر عمل کرنے میں ہے۔اس لیے قرآن حکیم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔

2 تمام کلاموں سے بہتر کلام: جس طرح قرآن مجید تمام کلاموں سے بہتر ہے، اسی طرح وہ انسان بھی تمام انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔

3 قرآن کی تلاوت: ہمیں چاہیے کہ قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں اور اس کے لیے کسی طرح کی محنت سے دریغ نہ کریں۔قرآن کریم کی تلاوت بڑی نیکی ہے۔اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔اس پر عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے۔اس سے منہ پھیرنے والے ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔

4 قرآن کی برکت: تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، قرآن کریم کی برکت سے دنیا میں غالب رہے۔جب انہوں نے اس کی طرف سے غفلت برتی تو عزت و سربلندی سے محروم ہوگئے۔یہ بات رسول اکرم ﷺ نے پہلے ہی ارشاد فرمادی تھی کہ اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو اس (قرآن) کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا اور (بہت سی) دوسری قوموں کو اس (سے غفلت) کی وجہ سے گرادے گا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ اس کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

5 انسان کا شرف: انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کو یہ خاص شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو انسان کے لیے نازل فرمایا۔یہ اللہ کی کمال رحمت ہے کہ ہمیں قرآن جیسی عظیم کتاب سے نوازا۔یہ اعلیٰ شرف تمام مخلوقات میں صرف انسان کو حاصل ہے۔

6 تربیت کا ذریعہ: قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت بخشی ہے کہ تمام آسمانی کتابوں سے افضل کتاب ہے۔یہ کتاب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔یہ عظیم کتاب انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

2۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

سوال 1: اللہ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسان جب اپنے وجود اور کائنات کے اَن گنت مظاہر پر غور کرتا ہے تو اسے یہ دریافت کرنے میں کوئی دِقت محسوس نہیں ہوتی کہ کوئی قدرت رکھنے، پرورش کرنے اور حکمت و دانائی والی ذات ضرور موجود ہے جو ان تمام پر حکمران ہے اور انہیں قوت عطا کر رہی ہے اور بڑھنے کی صلاحیت بخش رہی ہے اور یہ کہ وہ قدیر ہے، خالق ہے، رب ہے، حکیم بھی ہے کہ اس قدر وسیع کائنات کو حکمت سے چلا رہا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ جب ایک کُرسی، ایک میز اور ایک مٹی کا پیالہ بھی بغیر کسی بنانے والے کے تیار نہیں ہوتا تو یہ زمین، یہ آسمان، یہ چاند، یہ سورج، یہ انسان اور اس کے وجود میں یہ بے شمار قوتیں بھی تو کسی خالق کی قدرت، رحمت اور حکمت سے پیدا ہوئی ہوں گی۔ یہ قدرت اور حکمت اس کے وجود کے لیے دلیل بھی ہے اور اس کو تسلیم کرنے سے حیاتِ انسانی اور وجودِ کائنات کا درست ادراک بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس کی تخلیق کے جلوے ہر جگہ نمایاں ہیں۔ انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو تسلیم کرے، اس کی محبت میں سرشار رہے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔

1۔عبادت اور بندگی کا تقاضا: عبادت اور بندگی کا تقاضا ہے کہ پیدا اس نے کیا تو حکم بھی اسی کا مانو، آنکھ اس نے دی تو اُسی کی رضا کے مطابق دیکھو۔ کان اس نے عطا کیے تو اس کے فرمان کے مطابق سننے کی عادت ڈالو، سوچنے کی قوت اس پروردگار کی ہی عطا کردہ ہے تو ہر لمحہ اس کی ذات، قدرت اور اس کے احکام پر غور کرو۔

قرآن مجید نے اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ (البقرۃ:21) ترجمہ: اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تُم کو پیدا کیا۔

2 اللہ تعالیٰ کے احسانات: اللہ تعالیٰ نے صرف ہمیں زندگی ہی نہیں دی بلکہ زندگی بسر کرنے کے تمام لوازمات بھی عطا فرمائے ہیں۔ اس کی عنایات کا شمار اور اس کے کرم کا حساب ممکن نہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (ابراہیم: 34) ترجمہ: اور اگر گنو احسان اللہ کے نہ گن سکو۔

کیسے ممکن ہے کہ نعمتوں کی یہ کثرت انسان کے دِل میں اپنے رحیم و کریم آقا کے لیے جذبہ محبت ور احسان مندی نہ پیدا کرے۔

3 ساتھ محبت: سوچ کا یہ درست زاویہ محبتِ الٰہی کی دعوت دیتا ہے کہ کسی کا ایک معمولی حُسنِ سلوک ساری عمر کی احسان مندی کا باعث بنتا ہے تو جو زندگی بخشتا ہے اس کے لیے ساری عمر محبت کے جذبے پروان کیوں نہ چڑھیں۔ اسی لیے فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ: 165) جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔ ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے اور پوری دلجمعی سے ان پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہر دور میں انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور ان پاک لوگوں کو اپنے احکام، کتابوں یا صحیفوں کی شکل میں عطا فرمائے۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اس سلسلۂ ہدایت کے آخری پیغمبر ہیں اور قرآن مجید جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا دائمی ہدایت کی کتاب ہے اور انسان کی فلاح کے لیے آخری پیغامِ عمل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دُنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول: اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے؟

یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتادیا۔ ارشاد ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: "کہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

محبتِ الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے۔ اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دِلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے۔ وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء:65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دِل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کرلیں۔

اطاعت واتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم ورضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال2: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: قرآن مجید کی نگاہ میں **رسول اللہ ﷺ کا ادب واحترام ایمان کی جان اور انسانیت کی روح ہے۔** جس طرح عقیدۂ توحید کے ذریعے ایک اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھ کر آپ ﷺ کے احکام کی اطاعت بھی فرض ہے۔ رسول کریم ﷺ پر ہمارا ایمان تین حیثیتوں سے ضروری ہے۔

1۔ آپ ﷺ خدا کے سچے پیغمبر ہیں۔ 2۔ آپ ﷺ کی ہدایت نہایت مکمل ہے۔

3۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی ایسا شخص آئے گا جس پر ایمان لانا ضروری ہو، کیونکہ آپ ﷺ خدا کے آخری پیغمبر ہیں اور صرف **آپ ﷺ کی اطاعت ہر ایک پر فرض ہے۔** یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کی ذات اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور اس کی مرضی معلوم کرنے کا آخری ذریعہ ہے اور آپ ﷺ قیامت تک انسانوں کے لیے اللہ کے واحد پیغمبر ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے خود اپنی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لَنْ يُؤْمِنَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (الحدیث)

ترجمہ: "تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہوں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔"

آپ ﷺ کی حیثیت ایک رہنما اور حاکم کی ہے۔ آپ ﷺ کے ہر حکم کی تعمیل امت پر فرض ہے اور آپ ﷺ کے ادنیٰ اشارے پر جان ومال کی قربانی اُمت پر لازم ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ کے ارشادات دراصل قرآن کریم کے احکام کی تشریح ہیں اور قرآن

انسانیت کے لیے تا قیامت ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ قرآن کریم کے احکام کی مکمل پیروی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انہیں رسول کریم ﷺ کی سنت کی روشنی میں نہ سمجھا جائے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسول ﷺ کی اطاعت بھی اُمت پر واجب ٹھہرائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جا سکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے؟ یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا۔ ارشاد ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: "کہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

محبتِ الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے۔ اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دِلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے۔ وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء:65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دِل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔

اطاعت و اتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

ے محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو گر خامی تو ایماں نا مکمل

☆☆☆☆☆

سوال 3: قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کیجیے۔

جواب: حضور اکرم ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کے آخر میں تشریف لائے۔ نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا وہ آنحضور ﷺ پر ختم ہو گیا۔ گزشتہ انبیا کی تبلیغ و ہدایت اور نبوت و رسالت ایک علاقے یا ملک تک محدود رہی۔ انہوں نے کبھی عالمگیر دعوت و پیغام کا دعویٰ نہیں کیا لیکن **آپ ﷺ کا پیغام** عالمگیر تھا اور آپ ﷺ کی مخاطب پوری دنیا تھی۔ آپ ﷺ پوری کائنات کے لیے "بشیر" اور "نذیر" بن کر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام مکمل اور محفوظ شکل میں تمام دُنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے باقی چھوڑا اور کسی نئے نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ اس لیے قرآن حکیم نے آپ ﷺ کو "**خاتم النبیین**" کہا۔ عربی زبان میں "خاتم" کا معنی اس مہر کے ہیں جو لفافے پر اس لیے

لگائی جاتی ہے کہ اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جا سکے۔ اس لیے آپ ﷺ کے آنے سے **نبوت و رسالت کا سلسلہ** سر بہ مہر ہو گیا اور آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہ آئے گا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی گواہی خود حضور ﷺ نے یہ کہہ کر دی:

"میری اور دوسرے انبیا علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکان بنایا اور اسے مکمل کر لیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں قصرِ نبوت کی وہی **آخری اینٹ** ہوں جس نے اس کی تکمیل کر دی۔ سن لیجیے میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا"۔

حضورِ اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: 3)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا"

دین مکمل، نعمت مکمل اور اسلام رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے کہ اب **کسی اور نبی کی ضرورت نہیں** رہی اس لیے کہ احکامِ الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوۂ رسول ﷺ کو تا ابد مشعلِ راہ بنانا ہے اور پیغامِ الٰہی کو اپنا دستورِ حیات سمجھنا ہے۔ یہ انسانیت کے لیے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام، علاقوں، قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لیے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے تھے۔ اب آپ ﷺ کی آمد سے **بین الاقوامیت کا تصور** اُبھرا، ایک مرکز، ایک اسوہ اور ایک صحیفۂ ہدایت نے نسلِ انسانی کو وحدت آشنا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: 158)

ترجمہ: "فرما دیجیے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں" اور یہ کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں"

اب انسان کو ہدایت ایک ہی دَر سے ملے گی۔ اب پریشان نظری ختم ہوئی۔ اب تلاش کا مرحلہ تمام ہوا۔ سب کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اس ایمان کو محبت کا جوہر عطا کرنا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت اور اتباع سے **احکامِ الٰہی کا پابند** بننا ہے۔ اسی میں دُنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے۔

حضور خاتم الانبیا ﷺ سے پہلے بہت سے انبیا آئے لیکن دُنیا آج ان میں سے اکثر کے ناموں سے بھی واقف نہیں۔ قرآن مجید سے پہلے بہت سی کتابیں نازل ہوئیں لیکن آج ان میں سے کوئی بھی اپنی اصل صورت میں باقی نہیں۔ آنحضور ﷺ کی لائی ہوئی کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے اور **آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو** روزِ روشن کی طرح صاف اور واضح ہے۔

اللہ کا قانون ہے کہ جس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی وہ مٹا دی جاتی ہے اور جس شے کی ضرورت ہوتی ہے وہ باقی رکھی جاتی ہے اور اسے مٹنے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شریعت کو باقی رکھا گیا اور آپ ﷺ سے پہلے کی شریعتیں یا تو مٹ گئیں یا ان میں اس قدر ردوبدل ہو گیا کہ وہ اپنی اصل صورت میں اب موجود نہیں لیکن **آپ ﷺ کی شریعت محفوظ ہے** اور قرآن حکیم کے

الفاظ میں ذرہ برابر ردوبدل نہیں ہوا۔ اس کی حفاظت خود حق تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اس لیے یہ قیامت تک محفوظ ہے اور آنحضور ﷺ قیامت تک کے لیے نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

☆☆☆☆☆

سوال 4: رسول اللہ ﷺ سے محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے بعد ہماری محبت کے مستحق اس کے رسول محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ ہی کی ذات بابرکات کی طفیل ہمیں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت، دولتِ دین میسر آئی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کی راہ میں جس قدر تکالیف مجھے دی گئیں کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں اور وہ سب تکالیف آپ ﷺ نے اس غرض سے برداشت کیں کہ اُمت آخرت کی تکالیف سے بچ جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کا تقاضا ہے۔ قرآن مجید نے اس محبت کا ذکر یوں کیا ہے:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (الاحزاب:6)

ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں"

مومنوں کو جان اور رسول ﷺ کی محبت واطاعت میں سے انتخاب کرنا پڑے تو اُن کو جان دے کر بھی محبت کا رشتہ برقرار رکھنا ہے۔

پھر ارشاد ہوا:

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (الحجرات:1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو"

قرآن مجید کی نگاہ میں **رسول اللہ ﷺ کا ادب واحترام ایمان کی جان اور انسانیت کی روح ہے۔** جس طرح عقیدۂ توحید کے ذریعے ایک اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھ کر آپ ﷺ کے احکام کی اطاعت بھی فرض ہے۔ **رسول کریم ﷺ پر ہمارا ایمان تین حیثیتوں سے ضروری ہے۔**

1۔ آپ ﷺ خُدا کے سچے پیغمبر ہیں۔ 2۔ آپ ﷺ کی ہدایت نہایت مکمل ہے۔

3۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی ایسا شخص آئے گا جس پر ایمان لانا ضروری ہو، کیونکہ آپ ﷺ خدا کے آخری پیغمبر ہیں اور صرف آپ ﷺ کی اطاعت ہر ایک پر فرض ہے۔ یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کی ذات اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور اس کی مرضی معلوم کرنے کا آخری ذریعہ ہے اور **آپ ﷺ قیامت تک انسانوں کے لیے اللہ کے واحد پیغمبر ہیں۔**

گفتگو میں سلیقہ، عمل میں مطابقت اور رویوں میں اطاعت پیدا ہو گی تو تقویٰ کا حق ادا ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات جاننے کی کوشش کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ: "تم میں سے کوئی ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے آباء، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں" پھر فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔

ترجمہ: "تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں"

اس سے معلوم ہوا کہ **محبت کا تقاضا** ہے کہ

- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام رشتوں اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ آپ ﷺ کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند ناپسند پر ترجیح حاصل ہو۔ اسی کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْآ اَعْمَالَکُمْ (محمد: 33)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو" یعنی اطاعت کے بغیر اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو گر خامی تو ایماں نا مکمل

☆☆☆☆☆

3۔ علم کی فرضیت و فضیلت

سوال 1: قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: **علم کے معنی** ہیں جاننا اور آگاہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد احسانات ہیں۔ جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا۔ رسول اللہ ﷺ پر جو **پہلی وحی** نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۞
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۞ (العلق: 5-1)

ترجمہ: "اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

یعنی "طلبِ علم ہر مسلمان (مَرد و عورت) پر فرض ہے۔" اس لیے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلبِ علم میں کوتاہی نہ کرے۔

انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی **پیدائش کا مقصد** کیا ہے۔ انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔ علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیش نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم **لڑکیوں کی تعلیم و تربیت** پر بھی پوری توجہ دیں تاکہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُل رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًاO ترجمہ: "اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔"

انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے۔ اسے علم کی ہی وجہ سے **باقی مخلوقات پر یہ فضیلت** حاصل ہے۔ علم ہی کی وجہ سے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سے واضح ہوا کہ علم انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ: **(اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا)** یعنی میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آپ ﷺ اپنے **علم میں اضافے کے لیے یہ دعا** فرمایا کرتے: **(رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا)** ترجمہ: میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

علم کی اشاعت کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی کوششوں کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد جو کافر قیدی آزاد ہونے کے لیے فدیہ نہ دے سکے ان سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دَس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں، تو انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے **خواتین کو بھی علم حاصل کرنے کی تاکید** فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ طلبِ علم ہر مسلمان پر فرض ہے (خواہ وہ مَرد ہو یا عورت) اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ علم و حکمت مومن کی متاعِ گم گشتہ ہے جہاں سے میسر ہو، حاصل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ وہی اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف کی اور پھر **علم کی مجلس** میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم **جنت کی پھلواریوں** میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہوسکتے ہیں؟ جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلة: 11)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

☆☆☆☆☆

سوال 2: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت پر نوٹ لکھئے۔

جواب: مسلمان کو علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ قرآن نے دین کے بنیادی احکام کے ساتھ ساتھ دنیاوی فلسفۂ تاریخ، غذا اور غذائیت اور سائنسی علوم پر غور وفکر کی بھی دعوت دی ہے۔ رزق حلال بھی اسلام کا تقاضا ہے۔ اس لیے مومن کو معاشی علوم و فنون سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کی عبادات کا مقصد تقویٰ اور رضاء الٰہی کا حصول ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر: 28)

"اللہ کے بندوں میں سے اہلِ علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔" یہ بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے۔ اسے آگے پھیلایا جائے۔ دیے سے دیے کو جلایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً ترجمہ: مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچادو، اس کی تبلیغ کرو۔

اسی طرح آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمایا:

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ترجمہ: "جو حاضر ہے وہ اس تک میری یہ تعلیم پہنچادے جو یہاں نہیں"

اور پھر حصولِ علم کے لیے عمر کی بھی کوئی قید نہیں۔ آپ ﷺ نے ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک حصولِ علم کا عمل جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ ترجمہ: ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا، حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف کی اور پھر **علم کی مجلس** میں شریک ہوگئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم **جنت کی پھلواریوں** میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

مندرجہ ذیل چند روایات سے علم کی اہمیت یوں واضح ہوتی ہے:۔

علم حاصل کرو اللہ کے لیے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ **علم کی طلب عبادت ہے۔** اس میں مصروف رہنا، تحقیق اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے۔ علم تنہائی کا ساتھی، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم

جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔ لوگ علماء کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کے لیے بینائی ہے۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و خوض کرنا روزے کے برابر ہے۔ علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت اور عبادت کی جاسکتی ہے۔ علم سے انسان **معرفتِ الٰہی** حاصل کرتا ہے۔ اس کی بدولت انسان اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ علم ایک پیش رو اور رہبر ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں **ہر اچھی اور بُری بات کا علم** ہو۔ علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیشِ نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم **لڑکیوں کی تعلیم و تربیت** پر بھی پوری توجہ دیں تاکہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے: "جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں کسی راستہ پر لے جاتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال 3: قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجیے۔

جواب: انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی **پیدائش کا مقصد** کیا ہے۔ انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔ علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیشِ نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم **لڑکیوں کی تعلیم وتربیت** پر بھی پوری توجہ دیں تاکہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُل رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ○ ترجمہ: "اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔"

1۔عظمت اور سربلندی کا ذریعہ: علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا:

یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ (المجادلة: 11)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

2۔جنت کی پھلواریاں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف کی اور پھر علم کی مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

3 علم کی اہمیت وفضیلت: مندرجہ ذیل چند روایات سے علم کی اہمیت اور فضیلت یوں واضح ہوتی ہے:۔

علم حاصل کرو اللہ کے لیے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے۔ اس میں مصروف رہنا، تحقیق اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے۔ علم تنہائی کا ساتھی، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔ لوگ علماء کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کے لیے بینائی ہے۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و خوض کرنا روزے کے برابر ہے۔ علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت اور عبادت کی جا سکتی ہے۔ علم سے انسان معرفتِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔ اس کی بدولت انسان اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ علم ایک پیش رو اور رہبر ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔

4 حکمت کے موتی: اسلام اپنے ماننے والوں کو درس دیتا ہے کہ علم کی تلاش میں نکلو اور حکمت کے موتی جہاں سے ملیں انہیں حاصل کرو۔ علم کی فضیلت اس امر سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حکومت اور سلطنت سے اسی قوم کو سربلند فرمایا جسے

علم و عمل میں برتری حاصل تھی۔ اسی اصول کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام بھی ملائکہ پر فضیلت لے گئے۔ علم ہی کی بنا پر مسلمان تمام دنیا پر چھا گئے تھے۔ مگر جب انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو چھوڑا اور علم کی روشنی سے دور ہوئے، زوال کا شکار ہو گئے۔

5۔رسول اللہ ﷺ کی دُعا: رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا۔

یعنی اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔ اسی طرح یہ بھی مسنون دعا ہے کہ اے اللہ جو علم تو نے ہمیں دیا ہے، اسے ہمارے لیے مفید بنا اور ہمیں ایسا علم عطا فرما جو ہمیں نفع پہنچائے۔ ہم سب کی بھی دُعا ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی علم عطا فرمائے اور اس پر عمل اور اس کی اشاعت کی توفیق بھی نصیب فرمائے (آمین)۔

☆☆☆☆☆

4۔ زکوٰۃ (فرضیت، اہمیت اور مصارف)

سوال 1: زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ کے **لفظی معنی** ہیں پاک ہونا، نشو و نما پانا اور بڑھنا۔ یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رُکن ہے جو ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ" نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو، کا حکم بار بار دہرایا گیا ہے۔

انسانی معاشرے کی تشکیل میں **نظامِ معیشت** بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نظامِ معاشرت کی طرح نظامِ معیشت کے بھی بہترین ضابطے عطا فرمائے ہیں۔ اگر ان ضابطوں پر عمل کیا جائے تو معاشی عدل قائم رہتا ہے اور ان کو ترک کر دینے سے نا انصافی جنم لیتی ہے جو متعدد خرابیوں کا باعث بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معاشی نظام میں زکوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ **زکوٰۃ کی اہمیت** کا اندازہ کچھ اس سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن میں اکثر مقامات پر ادائیگی نماز کے ساتھ ہی ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ نماز اگر بدنی عبادت ہے تو زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

زکوٰۃ کی اسی حیثیت کے پیشِ نظر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے باوجود یہ کہ وہ کلمہ گو تھے جہاد کیا اور فرمایا کہ میں اپنی زندگی میں ان دونوں فرائض کی تعمیل میں کوئی فرق نہیں ہونے دوں گا۔

جو انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہ صرف اپنے مال کو پاک کر لیتا ہے بلکہ اس کے ذریعے اپنے دل کو بھی دولت کی ہوس سے پاک کرتا ہے اور دولت کے مقابلے میں اس رب کی محبت کو اپنے دِل میں جگہ دیتا ہے جس کے حکم پر وہ دولت کو قربان کر رہا ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ اسے یہ بھی یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ حقیقت میں اس کی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔ یہ احساس اسے معاشی بے راہ روی سے بچاتا اور اس کے تمام اعمال کو **احکامِ الٰہی** کا تابع کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق معاشی معاملات دین کا اہم حصہ ہیں۔ جب انسان دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کے حکم پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایثار کی قدر کرتے ہوئے اس خرچ شدہ مال کو اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے۔ اور وعدہ فرماتا ہے کہ بندے کا یہ قرض وہ کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۙ (سورۃ التغابن:17)

ترجمہ: اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا تو وہ دوچند کرے اس کو تمہارے لیے اور تم کو بخشے اور اللہ قدر دان ہے اور تحمل والا۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دِن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبہ:34-35)

☆☆☆☆☆

سوال2: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھئے۔

جواب: زکوٰۃ ایک مالی عبادت اور دینِ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے۔ زکوٰۃ ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔

1۔ایک واقعہ: زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

2۔حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جھاد: رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد جب بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

3 قرآن کی وعید: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس کا اندازہ قرآن مجید کی ان آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دِن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبہ:34-35)

4 سماجی فلاح وبھبود کا ذریعہ: زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے ور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دِل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آجاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

5 معاشی اھمیت: چونکہ سودی نظام معیشت میں محنت کے مقابلے میں سرمایہ کی افادیت کہیں زیادہ ہے اس لیے محنت کش اور کارکن طبقہ مسلسل غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور سرمایہ دار مختلف طریقوں سے اس کی دولت ہتھیا تا چلا جاتا

ہے۔اس طرح معاشی نظام مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔زکوٰۃ اس صورت حال کا بہترین حل ہے۔اس نظام کے ذریعے دولت ایک دھارا امیر طبقے سے غریب طبقے کی جانب بھی مڑ جاتا ہے۔جس سے غریب کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

6۔معاشرتی اھمیت: معاشرے میں دولت کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو انسانی جسم میں خون کی۔اگر یہ سارا خون صرف دِل (یعنی مالدار طبقے) میں جمع ہو جائے تو پورے اعضائے جسم (یعنی عوام) کو مفلوج کر دینے کے ساتھ ساتھ خود دِل کے لیے بھی مضر ثابت ہو گا۔معاشرے میں زکوٰۃ کے نظام پر عمل کرنے سے معاشرتی خوشحالی اور توازن قائم رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال3: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ ایک مالی عبادت اور دینِ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے۔زکوٰۃ ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔قرآن حکیم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ والْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (التوبة:60)

"زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکمے میں م کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دِلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) جو تاوان بھریں (قرض دار) اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔یہ اللہ کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں:

1۔	فُقراء (تنگ دست لوگ)	2۔	مساکین (بنیادی ضرورتوں سے محروم لوگ)
3	عاملین (زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین)	4	تالیفِ قلب (اُن لوگوں کی مدد / اَعانت جو نَو مسلم ہوں)
5	رقاب (غلاموں اور قیدیوں کی آزادی)	6	غارمین (قرض دار)
7	فی سبیل اللہ	8	ابن السّبیل (مسافر جو حالتِ سفر میں مالکِ نصاب نہ ہو)

زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنی قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔باہر کے لوگوں کو بعد میں دی جائے۔اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں انہیں تلاش کر کے زکوٰۃ و صدقات دیے جائیں۔

☆☆☆☆☆

سوال4 زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب:

ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس کا اندازہ قرآن مجید کی ان آیات سے لگایا جاسکتا ہے۔

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دِن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبہ: 34-35)

☆☆☆☆☆

سوال 5: زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، روپیہ یا سامان تجارت ہو۔ اس خاص مقدار کو "نصاب" اور ایسے لوگوں کو "صاحبِ نصاب" کہتے ہیں۔ مختلف اشیاء کا نصاب یہ ہے:

1۔ سونا: ساڑھے سات تولے۔

2 چاندی: ساڑھے باون تولے۔

3 روپیہ، پیسہ اور سامان تجارت: سونے چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر۔

☆☆☆☆☆

سوال 6 زکوٰۃ کی ادائیگی کے چند اُصول (مسائل) بیان کیجیے؟

جواب: ادائیگی زکوٰۃ کے چند اُصول مسائل) درج ذیل ہیں:

1۔ زکوٰۃ صرف مسلمانوں ہی سے لی جاتی ہے۔

2 کسی مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت فرض ہوتی ہے جب اُسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔

3 وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے، مثلاً ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی وغیرہ انہیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ البتہ دُور کے عزیز، غیروں کے مقابلے میں قابلِ ترجیح ہیں۔

4 عام حالات میں ایک بستی کی زکوٰۃ خود اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ البتہ اس بستی میں مستحقِ زکوٰۃ کے نہ ہونے یا کسی دوسری بستی میں ہنگامی صورتِ حال، مثلاً سیلاب، زلزلہ قحط وغیرہ کے مواقع پر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

5 زکوٰۃ دینے والوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ لینے والے کے مستحقِ زکوٰۃ ہونے کا ممکن حد تک اطمینان کر لیں۔

6 زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیاء بھی خرید کر دی جا سکتی ہیں۔

7 مستحقِ زکوٰۃ کو بتانا بھی ضروری نہیں کہ یہ پیسہ یا مال زکوٰۃ کا ہے۔

الحمدللہ! ہمارے ملک میں نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ ہو چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کامیابی کے لیے ہر ممکن تعاون کریں تا کہ اس کی برکت سے ہمارا معاشرہ دنیا کے لیے مشعلِ راہ بن سکے۔ زکوٰۃ کے جملہ فوائد و ثمرات تب ہی ظاہر ہو سکتے ہیں جب ہر صاحب مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو اپنا لائحہ عمل بنائے اور اسلام کے فیض رسانی اور نفع بخشی کے جذبہ کو ملحوظ خاطر رکھے۔ خصوصاً زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا نظام اجتماعی طور پر قائم و دائم ہو۔ ☆☆☆☆☆

☆ کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب
01	(b) دین کو	02	(d) ایمان کا	03	(d) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
04	(c) القرآن	05	(c) میں لایا ہوں	06	(a) لا الہ الا اللہ
07	(d) تیار کرو	08	(a) رفیق	09	(b) دوزخ کی طرف
10	(c) قلیل تھے	11	(a) ہم میں سے نہیں	12	(c) خون کے رشتہ دار
13	(b) پانچواں	14	(a) چاہتا ہے	15	(d) جہاد کی
16	(b) علم کی مجلسیں	17	(a) اقراء	18	(d) اعمال
19	(b) 23	20	(c) حسن اخلاق سے	21	(c) قوم کا
22	(b) ضائع ہو جاتے ہیں	23	(b) حدیث شریف	24	(c) مسافر
25	(c) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے	26	(d) بدر	27	(d) 1000
28	(c) یہ دونوں	29	(d) انسان	30	(b) تالیاں
31	(c) اللہ تعالیٰ	32	(b) پناہ دی	33	(d) کافر
34	(b) 8	35	(a) سماجی بہبود کا	36	(c) خلیفہ
37	(c) 5	38	(b) جہنمی	39	(a) اونگھ
40	(d) بھگا دو	41	(c) قیدی	42	(b) مالِ غنیمت
43	(b) پرہیز گار	44	(a) دوزخ	45	(b) گناہ
46	(d) 10	47	(b) ناپاک	48	(a) صبر کرنے والوں کے
49	(b) 75	50	(c) جڑ	51	(a) خبط میں ڈالا
52	(a) نماز	53	(a) تو نے پھینکا	54	(a) 1000
55	(d) غزوۂ بدر کا دن	56	(b) سیٹی بجانا	57	(c) عذاب آتش
58	(a) 10	59	(a) وہ ناگواری محسوس کرتے ہیں	60	(c) دِل
61	(c) درود اور سلام	62	(a) وہ مائل ہوئے	63	(c) پور پور
64	(d) اولاد اور دولت	65	(d) حسن اخلاق	66	(b) اچھے اخلاق والا ہو

BISMILLAH ACADEMY Chiniot

67	(a)	اونٹ	68	(c)	aاورbدونوں	69	(a)	استغفار
70	(d)	درگزر	71	(c)	رہنمائی	72	(c)	چار
73	(d)	عبادت	74	(a)	اللہ کے لئے	75	(b)	رشوت دینے والا
76	(a)	عدل وانصاف	77	(c)	جاننا	78	(a)	معلم بنا کر
79	(a)	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	80	(d)	یہ تمام	81	(a)	مرد
82	(c)	خلیفہ	83	(a)	عبادت	84	(b)	محفوظ
85	(b)	اہل علم	86	(b)	نگہبان	87	(b)	آخری
88	(a)	اللہ تعالیٰ نے	89	(c)	زکوٰۃ	90	(d)	قریبی رشتہ دار
91	(d)	قرآن	92	(b)	باپ	93	(a)	نفع
94	(a)	ڈھائی فیصد	95	(a)	تسلیم	96	(c)	انبیاء کرام
97	(b)	کاتب وحی	98	(d)	بین الاقوامیت کا	99	(a)	علم
100	(d)	دس	101	(a)	الاحزاب	102	(a)	دِل سے
103	(a)	ہر صاحبِ نصاب پر	104	(a)	اللہ تعالیٰ کے لیے	105	(d)	
106	(c)	رفیق	107	(d)	اعمال	108	(a)	مالِ غنیمت
109	(c)	علم	110	(d)	فتنہ	111	(c)	رسول اللہ ﷺ کی
112	(c)	اسلام	113	(b)	بُرا	114	(b)	یتیم
115	(c)	پیٹھ	116	(a)	رسول اللہ ﷺ	117	(a)	ناجائز
118	(a)	دوہزار پر	119	(a)	بزدل	120	(d)	
121	(d)	اللہ اور اس کا رسول ﷺ	122	(c)	آزمائش	123	(d)	دعا
124	(b)	قرض دار	125	(a)	پاک	126	(d)	معلّم
127	(a)	4	128	(a)	رشوت	129	(a)	قرآن مجید
130	(a)	گردنیں	131	(c)	زکوٰۃ	132	(d)	ذلیل
133	(c)	گھوڑے	134	(d)	قافلہ	135	(d)	یہ سب
136	(a)	استغفار	137	(b)	قرآن مجید	138	(c)	تمام انسانوں کے لیے
139	(a)	نیند	140	(b)	کاتبِ وحی	141	(b)	رحم
142	(a)		143	(c)	عذاب آتش	144	(c)	رشتہ دار
145	(a)	اللہ تعالیٰ کو	146	(c)	نصف	147	(d)	رشوت لینے والا

BISMILLAH PAK FORCES COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY Chiniot

148	(d)	جڑ	149	(a)	صلح کے لیے	150	(c)	فتنہ
151	(c)	اللہ تعالیٰ نے	152	(d)	دِل کے درمیان	153	(b)	دوسو
154	(d)	جیسے کوئی اونٹ	155	(d)	قرآن پاک کی	156	(c)	پیدا کیا
157	(c)	پتھر	158	(d)	دوسوپر	159	(d)	انبیاء
160	(c)	الحجرات	161	(b)	زکوٰۃ	162	(d)	سیٹی بجانا
163	(c)	قرآن پاک کی آیات کی تلاوت سن کر	164	(c)	انسان	165	(d)	اللہ کو
166	(a)	ظالم	167	(b)	روزانہ	168	(b)	اللہ تعالیٰ
169	(a)	سماجی بہبود کا	170	(c)	2.5%	171	(c)	کمزور کرنے والا
172	(b)	دوسوپر	173	(a)	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	174	(c)	میری پیروی کرو
175	(c)	متاع گم گشتہ	176	(b)	زکوٰۃ کا	177	(b)	جڑ
178	(b)	عافیت کا	179	(c)	چار	180	(d)	مھیمن
181	(a)	الاحزاب	182	(b)	جنت کی پھلواریاں	183	(d)	نماز
184	(a)	مسلمانوں کے لیے	185	(a)	حسنِ اخلاق	186	(a)	اطاعت کے بغیر
187	(b)	اختتام تک	188	(c)	انصاف کا	189	(c)	پیدا کیا
190	(a)	گنہگار	191	(b)	کفایت	192	(d)	فرشتوں
193	(c)	جانوں سے	194	(d)	پیٹھ	195	(c)	قیدی
196	(d)	اِتراتے ہوئے	197	(b)	اللہ تعالیٰ کے لیے	198	(a)	خون کی پھٹکی سے
199	(c)	زکوٰۃ دینا	200	(c)	دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو	201	(c)	اللہ
202	(a)	علم	203	(b)	ڈرتے رہو	204	(b)	حقیقی علم
205	(b)	کافر	206	(a)	کہانیاں	207	(d)	رشوت
208	(a)	دِل سے	209	(b)	میری اتباع	210	(d)	عالم کے لیے
211	(b)	محبت	212	(a)	انسان	213	(c)	تیئیس
214	(d)	علم سے	215	(d)	محافظ	216	(b)	جنت میں
217	(b)	مالِ غنیمت	218	(c)	قریبی رشتہ داروں کا			

☆☆☆☆☆

ماڈل پیپر 1 اسلامیات (لازمی)۔ نہم

(حصہ معروضی) کل نمبر: 10 وقت: 15 منٹ

سوال نمبر 1	ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہو گا۔

نمبر شمار	سوالات	A	B	C	D
1	علم کی طلب ہے:	عبادت	امانت	دیانت	صداقت
2	"ابن السبیل" کا معنی ہے:	مسکین	یتیم	غریب	مسافر
3	انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:	خلیفہ	نگہبان	غلام	علم بردار
4	سابقہ انبیا پر نازل شدہ کتابیں نہیں رہیں:	تبدیل شدہ	محفوظ	تحریف شدہ	لکھی ہوئیں
5	رشوت کا چلن عام ہوتا ہے جب ختم ہو جائے:	عدل و انصاف	تعلیم	نیکی	رہنمائی
6	حضور ﷺ نے کس ہتھیار سے دشمن کو زیر کیا؟	تلوار	نیزہ	خنجر	حسن اخلاق
7	عَذَابَ الْحَرِيْقِ کا معنی ہے:	عذاب پتھر	عذاب پانی	عذاب آتش	عذاب ہوا
8	مالِ غنیمت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حصہ ہے:	آدھا	تیسرا	چوتھا	پانچواں
9	اور۔۔۔۔۔ اللہ کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔	ہمسائے	دوست	رشتہ دار	اساتذہ
10	عِشْرُوْنَ کا معنی ہے:	10	20	100	200

(حصہ انشائی) کل نمبر: 40 وقت: 01:45 گھنٹہ

2۔ کوئی سے چھ اجزاء کے مختصر جوابات لکھئے: 12

(i) سورۃ الانفال کے رکوع اور آیات کی تعداد لکھئے۔

(ii) ترجمہ کیجیے: تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ ، مُرۡدِفِیۡنَ

(iii) غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیسے مدد کی؟

(iv) کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا گیا؟

(v) سورۃ الانفال کے مطابق مالِ غنیمت کیسا اور کس کا مال ہے؟

(vi) فرشتے کافروں کی جان نکالتے وقت کیسا سلوک کرتے ہیں؟

(vii) سورۃ الانفال میں جہاد کی تیاری کے دو احکامات لکھئے۔

(viii) اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں قیدیوں کے بارے میں کیا فرمایا؟ دو نکات لکھئے۔

(ix) عَرَضَ الدُّنۡیَا سے کیا مراد ہے؟

3 کوئی سے چھ اجزاء کے مختصر جوابات لکھئے: 12

(i) استغفار کو بہترین دعا کیوں کہا گیا ہے؟

(ii) بچوں پر رحم کرنے کے بارے میں حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھئے۔

(iii) حضور ﷺ نے اپنی قوم کی ناجائز مدد کرنے والے کی مثال کیسے دی؟

(iv) قرآن مجید کو "مھیمن" کیوں کہا گیا ہے؟

(v) قرآن مجید کس نبی پر اور کتنے عرصہ میں نازل ہوا؟

(vi) اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا کیا ہے؟

(vii) علم کی اہمیت پر حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھئے۔

(viii) حلقہ علم کی فضیلت بیان کیجیے۔

(ix) زکوۃ کے دو معاشرتی فوائد لکھئے۔

4 درج ذیل قرآنی آیات میں سے صرف دو کا ترجمہ کیجیے: 08

(الف) اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الۡبُكۡمُ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۝

(ب) الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ

(ج) وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ

5 حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور تشریح کیجیے: خَيۡرُكُمۡ مَّنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ۔ 03

6 قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجیے۔ یا قرآن کریم کی روشنی میں ختم نبوت کی وضاحت کیجیے۔ 05

BISMILLAH PAK FORCES COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY Chiniot

ماڈل پیپر2 اسلامیات(لازمی)۔نہم

(حصہ معروضی) کل نمبر:10 وقت:15منٹ

سوال نمبر 1	ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A،B،C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہو گا۔

نمبر شمار	سوالات	A	B	C	D
1	اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تمہیں نیند کی (چادر) اوڑھادی:	تسکین کے لیے	رات گزارنے کے لیے	بیٹھنے کے لیے	خوش ہونے کے لیے
2	تَصۡدِیَۃٌ کا معنی ہے:	رونا	مسکرانا	تالیاں بجانا	دوڑنا
3	مالِ غنیمت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ضرورت مندوں، مسافروں اور یتیموں کا حصہ ہے:	آدھا	چوتھائی	تیسرا	پانچواں
4	اے نبی ﷺ! آپ کو اور آپ کے پیرو کاروں کے لیے کافی ہے:	قرآن	حدیث	اللہ	اسلام
5	علم حاصل کرنا فرض ہے ہر مسلمان۔۔۔۔۔۔پر۔	مرد	عورت	بچے	مرد اور عورت
6	حدیث شریف کے مطابق کامل ایمان والا وہ ہے جو:	نماز پڑھتا ہو	اخلاق کا اچھا ہو	دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو	دشمن کے خلاف لڑتا ہو
7	قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے:	فرشتوں نے	جنوں نے	اللہ نے	انسانوں نے
8	حضور ﷺ تمہارے۔۔۔۔۔۔میں سے کسی کے باپ نہیں۔	عورتوں	مردوں	عورتوں اور مردوں	بچوں
9	اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے ڈرتے ہیں:	سائنسدان	ماہر ارضیات	عالم	ماہر فلکیات
10	قرآن مجید میں مصارفِ زکوٰۃ بیان ہوئے ہیں:	5	6	7	8

BISMILLAH PAK FORCES COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY Chiniot

(حصہ انشائی)　کل نمبر:40　وقت: 01:45 گھنٹہ

2۔ کوئی سے چھ اجزاء کے مختصر جوابات لکھیے: 12

(i) سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

(ii) ترجمہ کیجیے: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

(iii) سورۃ الانفال میں خیانت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) سورۃ الانفال کے مطابق کفار پر مطالبہ کے باوجود عذاب نازل کیوں نہ ہوا؟

(v) شیطان نے کفار کو ان کے اعمال کیسے دکھائے؟

(vi) ترجمہ کیجیے: بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا

(vii) سورۃ الانفال کے مطابق کفار کی جانیں فرشتے کس طرح نکالتے ہیں؟

(viii) سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟

(ix) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر اُبھارنے کے لیے کیا ترغیب دی؟

3 کوئی سے چھ اجزاء کے مختصر جوابات لکھیے: 12

(i) اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا طریقہ بیان کیجیے۔

(ii) حدیث کے مطابق علم حاصل کرنا کن کے لیے ضروری ہے؟

(iii) ترجمہ کیجیے: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

(iv) کوئی عمل منافقت کب بنتا ہے؟

(v) پہلی وحی کی پہلی دو آیات کا ترجمہ لکھیے۔

(vi) ترجمہ کیجیے: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً

(vii) علم کے دو فوائد لکھیے۔

(viii) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

(ix) زکوٰۃ کے کوئی سے چار مصارف تحریر کیجیے۔

4 درج ذیل قرآنی آیات میں سے صرف دو کا ترجمہ کیجیے: 08

(الف) كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

(ب) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(ج) وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

5 حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور تشریح کیجیے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ 03

6 حدیث کی روشنی میں فضائل قرآن پر نوٹ لکھیے۔ یا قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجیے۔ 05

BISMILLAH PAK FORCES COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY Chiniot

ماڈل پیپر3 اسلامیات(لازمی)۔نہم

(حصہ معروضی) کل نمبر:10 وقت:15منٹ

سوال نمبر 1	ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A،B،C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہو گا۔

نمبر شمار	سوالات	A	B	C	D
1	زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں:	کم ہونا	دعا دینا	خرچ کرنا	پاک ہونا
2	انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے:	علم	عقل	عمل	اخلاق
3	قرآن کے مطابق اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے:	مانگتے رہو	ڈرتے رہو	خوش رہو	غافل نہ رہو
4	قرآن مجید میں جو بیان ہوا ہے اس کی بنیاد ہے:	سطحی علم	حقیقی علم	فلکی علم	اَرضی علم
5	آپس میں نفرت کو محبت میں بدلا جا سکتا ہے:	ایمانداری سے	دولت سے	حسن خلق سے	خدمت سے
6	آپ ﷺ پر درود پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ دروازہ کھول دیتا ہے:	جنت کا	مغفرت کا	رحمت کا	عافیت کا
7	دو سو کافروں پر غالب رہیں گے ثابت قدم مومنین:	10	20	30	40
8	جانداروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو ہیں:	ظالم	کافر	فاسق	فاجر
9	اَسَاطِیۡرُ کا معنی ہے:	کہانیاں	لکیریں	رکاوٹیں	فوائد
10	اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد ہیں بڑی:	نعمت	آزمائش	مجبوری	محنت

BISMILLAH PAK FORCES COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY Chiniot

(حصہ انشائی) کل نمبر:40 وقت: 01:45 گھنٹہ

2۔ کوئی سے چھ اجزاء کے مختصر جوابات لکھئے: 12

(i) سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے سچے مومنوں سے کیا وعدہ کیا؟

(ii) سورۃ الانفال میں کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں کیا ہدایات دی گئیں؟

(iii) امانت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بیان کیجیے۔

(iv) سورۃ الانفال کے مطابق تقویٰ کے دو انعامات لکھئے۔

(v) یوم الفرقان سے کیا مراد ہے؟

(vi) جب کفار سے مقابلہ ہو جائے تو مسلمانوں کو کون سے کام کرنے چاہئیں؟

(vii) سورۃ الانفال کے مطابق فرشتے کافروں کی جان کس طرح نکالتے ہیں؟

(viii) سورۃ الانفال کے مطابق جہاد کی تیاری کا حکم کس لیے دیا گیا ہے؟

(ix) ترجمہ کیجیے: لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

3 کوئی سے چھ اجزاء کے مختصر جوابات لکھئے: 12

(i) معاشرے میں رشوت کا چلن کب عام ہوتا ہے؟

(ii) حدیث کے مطابق مومنین کے کامل ہونے کی شرط تحریر کیجیے۔

(iii) قرآن حکیم کیسا کلام ہے اور اس کا موضوع کیا ہے؟

(iv) اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کیوں مبعوث فرمائے؟

(v) قرآن مجید کو مکمل ضابطہ حیات کیوں کہا گیا ہے؟

(vi) معنی لکھئے: يَغْفِرْ لَكُمْ ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔

(vii) ختم نبوت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

(viii) زکوٰۃ کے دو معاشرتی فوائد لکھئے۔

(ix) پہلی وحی کے بارے میں دو آیات کا ترجمہ لکھئے۔

4 درج ذیل قرآنی آیات میں سے صرف دو کا ترجمہ کیجیے: 08

(الف) فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(ب) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

(ج) وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

5 حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور تشریح کیجیے: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابًا مِّنَ الْعَافِيَةِ۔ 03

6 حفاظت قرآن پر نوٹ لکھئے۔ یا زکوٰۃ کے معاشرتی اور اخلاقی فوائد تحریر کیجیے۔ 05

BISMILLAH PAK FORCES COACHING & EDUCATIONAL ACADEMY Chiniot